REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۳۴ — شمارہ ۴۰

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

شرح چندہ
سالانہ ۳۶ روپے
ششماہی ۱۸ روپے
سالانہ بیرونی ممالک ۱۲۰ روپے
فی پرچہ ۷۵ پیسے

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور
نائبین:- شکیل احمد طاہر، سید وسیم احمد بشیر

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

۱۷ محرم ۱۴۰۶ھ — ۳ اخاء ۱۳۶۴ ہش — ۳ اکتوبر ۱۹۸۵ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان۔ ۲۹ تبوک (ستمبر)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں موصولہ اطلاعات کے مطابق حضور پُرنور، اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

احباب کرام اپنے محبوب آقا کی صحت و سلامتی اور مقاصد عالیہ میں کامیابی کے لئے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں۔

● مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان مع محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ و بچگان اور جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

● مورخہ ۸۵-۹-۲۶ کو ربوہ سے بذریعہ ٹیلیگرام محترم چوہدری حمید اللہ صاحب ناظر بیت المال خرچ قادیان کے والدِ محترم چوہدری سردار محمد صاحب کے انتقالِ پُرملال کی اطلاع ملی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، بلندی درجات سے نوازے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا کرے۔ آمین۔ ادارہ بدر اس سانحہ ارتحال پر محترم چوہدری صاحب موصوف اور آپ کے لواحقین سے گہرے دُکھ اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔

اسلام آباد برطانیہ میں احمدیہ سمر سکول کا بابرکت اجراء

ہفت روزہ النصر لندن ۵ مجریہ ۱۶ ظہور (اگست) ۱۳۶۴ ہش / ۱۹۸۵ء میں شائع شدہ رپورٹ کے مطابق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں اور خصوصی توجہ سے بفضل اللہ تعالیٰ "اسلام آباد" برطانیہ میں احمدیہ سمر سکول کا اجراء عمل میں آیا۔ اور سالِ اول کی طالبات نے ۲۶ جولائی سے ۱۵ اگست ۱۹۸۵ء تک اس سکول میں تعلیم حاصل کی۔ جس میں اسے ۲۵ سال کی ۹۸ طالبات انگلینڈ، کینیڈا، فرانس، جرمنی، سوئٹزرلینڈ، ویسٹ انڈیز اور افغانستان سے شریک ہوئیں۔ اس سکول کے انتظامات شعبہ تعلیم و تربیت جماعت احمدیہ برطانیہ کے تحت ۱۱ مردوں اور ۱۶ مستورات کی ٹیم نے انتھک محنت اور غیر معمولی شوق اور لگن سے کئے۔ جزاہم اللہ تعالیٰ۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۷ جولائی ۱۹۸۵ء بروز ہفتہ صبح گیارہ بجے اس کا باقاعدہ افتتاح فرمایا۔ اور اس موقع پر ایک ایمان افروز خطاب بھی فرمایا۔ (حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس بصیرت افروز خطاب کا متن حسبِ منشا کی آئندہ اشاعت میں ہدیۂ قارئین کیا جائے گا۔ "مدیر بدر")۔ اسی طرح ۱۵ اگست بروز جمعرات ۱۱ بجے قبل دوپہر حضور انور نے ہی ازراہِ شفقت و مہربانی اختتامی خطاب فرمایا۔ اور اجتماعی دعا کروائی۔ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ نے طالبات میں اسنادِ شرکت تقسیم فرمائیں۔

تعلیمی مقاصد کے پیشِ نظر طالبات کو دو کلاسوں میں تقسیم کیا گیا۔ اوّل گیارہ تا سولہ سال کی عمر کی طالبات جن کی تعداد ۳۰ تھی۔ دوم ۱۶ سے ۲۵ سال کی طالبات جن کی تعداد ۶۸ تھی۔

تدریس کے فرائض ۷ مرد اور ۱۷ مستورات اساتذہ کی ٹیم نے نہایت توجہ، باقاعدگی اور محنت سے ادا کئے۔ ان اساتذہ میں تبلیغی سلسلہ اور ایک نومسلم انگریز خاتون بھی شامل تھیں۔ جو برطانیہ کی سند یافتہ ٹیچر ہیں۔

کلاسوں میں جو مضامین پڑھائے گئے ان میں قرآن کریم، حدیث، فقہ، قصص الانبیاء، تاریخِ اسلام و احمدیت، اخلاقیات اور جرأت و حوصلہ کے اسباق شامل تھے۔ اس کے علاوہ مجالس سوال و جواب بھی منعقد ہوئیں۔ اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہِ شفقت چار مرتبہ خصوصی مجالسِ عرفان میں طالبات کے سوالوں کے جوابات عطا فرمائے۔ عمومی مصروفیات کے ضمن میں قرأت، نظم خوانی، مشقِ تقاریر، سلائی، جلد سازی، باغبانی، کھانا پکانا اور پینٹنگ سکھائی گئی۔ سب طالبات پنجوقتہ نمازیں باجماعت ادا کرتی رہیں۔ شعبہ ضیافت کی طرف سے ناشتہ، قبل دوپہر چائے، دوپہر کا کھانا، بعد دوپہر چائے اور رات کے کھانے کا نہایت عمدہ انتظام کیا گیا۔ طالبات کی صحت و تفریح کے لئے جن کھیلوں کا انتظام کیا گیا ان میں گھوڑ سواری، تیراکی، تیر اندازی، نشانہ بندوق، نشانہ غلیل، سائیکل سواری، پیدل سفر، دوڑیں، لان ٹینس، بیڈمنٹن، والی بال اور اسلائیڈنگ شامل تھیں۔

اسلام آباد کے گرد و نواح کی مقامی آبادی سے بہتر روابط قائم کرنے کی خاطر ٹلفورڈ کے ایک چرچ کے پادری REV. INNIS کو تقریر کی دعوت دی گئی۔ چنانچہ انہوں نے سلائیڈز کی مدد سے ٹلفورڈ کی تاریخ پیش کی۔ اسی طرح اس علاقہ کی ایم۔ پی جن کا نام Mrs. Bottomley ہے کو بھی تقریر کے لئے مدعو کیا گیا۔ انہوں نے احمدیہ سمر سکول کے اجراء پر بہت خوشی اور مسرت کا اظہار کیا۔

یہ امر خاص طور پر قابلِ ذکر ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے (باقی صفحہ ۸ پر)

جلسہ سالانہ قادیان

۱۸-۱۹-۲۰ ماہ فتح (دسمبر) ۱۳۶۴ ہش / ۱۹۸۵ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس سال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸-۱۹-۲۰ ماہ فتح (دسمبر) ۱۳۶۴ ہش / ۱۹۸۵ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس روحانی اجتماع میں شرکت فرما سکیں۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش:- عبد الرحیم و عبد الرؤف، مالکان حمید ساری مارٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

مکرم صلاح الدین ایم اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۳ اخاء ۱۳۶۴ ہش

تنظیم، اتحاد اور اجتماعیت

غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم کو سر کرنے کے لئے سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بابرکت عہدِ خلافت میں جو عظیم الشان کارہائے نمایاں سرانجام دیئے اُن میں غایت درجہ اہم اور مستقبل کے اعتبار سے انتہائی دُور رس نتائج کا حامل کارنامہ جماعتی ذیلی تنظیموں کا قیام ہے۔

لجنہ اماء اللہ اُن خواتین کی تنظیم ہے جن کی آغوش میں احمدیت کی نئی نسل پروان چڑھ رہی ہے — ناصرات الاحمدیہ پندرہ سال سے کم عمر کی اُن معصوم ننھی منی بچیوں کی تنظیم ہے جنہوں نے آئندہ قوم کی مائیں بننا ہے — مجلس انصار اللہ چالیس سال سے زائد عمر کے اُن زمانہ شناس بزرگوں کی تنظیم ہے جن پر جماعت کی کلیدی ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ معاشرے کی عمومی نگرانی کا فریضہ بھی عائد ہوتا ہے — مجلس خدام الاحمدیہ پندرہ سال سے چالیس سال تک کی عمر کے اُن نوجوانوں کی تنظیم ہے جنہوں نے غلبۂ اسلام کی آسمانی مہم میں سرگرم عملی کردار ادا کرنا ہے۔ اور — مجلس اطفال الاحمدیہ پانچ سال سے پندرہ سال تک کی عمر کے اُن نونہالوں کی تنظیم ہے جنہوں نے عملی تربیت کا ابتدائی دور مکمل کرنے کے بعد خدمت و ایثار کے میدان میں قدم رکھنا ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ کی دُوربین نگاہیں چونکہ آغازِ خلافت ہی سے اسلام کے پُر اُمید روشن مستقبل اور اس کے اہم بالشان تقاضوں پر مرکوز تھیں، اس لئے آپؓ نے ہر تنظیم کے لئے مناسب حال مخصوص لائحہ عمل تجویز فرماتے ہوئے اُسے براہِ راست خلیفۂ وقت کی نگرانی میں کام کرنے کے سنہری مواقع عطا فرمائے۔ چنانچہ یہ حضورؓ کی اُولوالعزم قیادت، غیر معمولی توجہ اور حیرت انگیز قوتِ قدسیہ ہی کا کرشمہ تھا کہ ہر ذیلی تنظیم اپنے اپنے دائرہ کار میں ایک ایسی انقلابی طاقت بن کر اُبھری کہ احرار جیسے اشد ترین مخالفین کو بھی بدیں الفاظ اُن کی اہمیت و افادیت کا اعتراف کرنے پر مجبور ہونا پڑا کہ:-

"ایک ہم ہیں کہ ہماری کوئی بھی تنظیم نہیں۔ ایک وہ ہیں کہ جن کی تنظیم در تنظیم کی تنظیمیں ہیں۔ ایک ہم ہیں کہ آوارہ، منتشر اور پریشان ہیں۔ ایک وہ ہیں کہ حلقہ در حلقہ محدود و محصور، مضبوط اور منظم ہیں۔ ایک حلقہ احمدیت ہے۔ اس میں چھوٹا بڑا، زن و مرد، بچہ بوڑھا ہر احمدی مرکز "نبوت" پر مرکوز دکھتا ہے۔ مگر تنظیم کی ضرورت اور برکات کا علم و احساس ملاحظہ ہو کہ اس جامع دائرہ تنظیم پر بس نہیں۔ اس وسیع حلقے کے اندر متعدد چھوٹے چھوٹے حلقے آگے بیٹھا کر ہر فرد کو اس طرح جکڑ دیا گیا ہے کہ ہل نہ سکے۔ عورتوں کی مستقل جماعت لجنہ اماء اللہ ہے۔ اس کا مستقل نظام ہے۔ سالانہ جلسہ کے موقعہ پر اس کا جداگانہ سالانہ جلسہ ہوتا ہے۔ خدام الاحمدیہ نوجوانوں کا جدا نظام ہے۔ پندرہ تا چالیس سال کے ہر فرد جماعت کا خدام الاحمدیہ میں شامل ہونا ضروری ہے۔ چالیس سال سے اوپر والوں کا مستقل ایک اور حلقہ ہے انصار اللہ۔ جس میں چوہدری سر محمد ظفر اللہ خاں تک شامل ہیں —— نیز ان واقعات اور حالات میں مسلمانوں سے صرف اس قدر دریافت کرتا ہوں کہ کیا ابھی تمہارے جاگنے اور اُٹھنے کا وقت نہیں آیا؟ تم نے ان متعدد مورچوں کے مقابلہ میں ایک بھی مورچہ لگایا؟ حریف نے عورتوں تک کو میدانِ جہاد میں لاکھڑا کیا ..... میرے نزدیک ہماری ذلت و رسوائی اور میدانِ کشاکش میں شکست و پسپائی کا ایک بہت بڑا سبب یہی غلط عیار مشرافقت ہے۔" (اخبار "زمزم" ۱۹ جنوری ۱۹۴۵ء)

بے شک احراری اخبار "زمزم" کا یہ اعتراف شکست و ناکامی آج سے چالیس سال پہلے کا ہے۔ مگر یاد رہے کہ آج بھی دشمنانِ احمدیت کی حاسدانہ نگاہیں ہمارے اس جماعتی نظم و حصار پر مرکوز ہیں۔ اور ہمیں اپنی تنظیم، اتحاد اور اجتماعیت کے بل بوتے پر اُن کے ناپاک عزائم کو ایک بار پھر حسرت و ناکامی سے ہمکنار کرنا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خورشید احمد انور

خلافت

کیا فہم جو ہیں سمجھیں گے کیا آنِ خلافت　　استخلاف کی آیت سے عیاں شانِ خلافت
انوارِ الٰہی رکھتی ہے یہ جانِ خلافت　　کُل عجیب ہے نہاں در کانِ خلافت
قرآن کے آغاز میں ہے تذکرہ اس کا　　آدمؑ کی داستاں کا عنوانِ خلافت
انوارِ نبوت کی ہیں جولانیاں اس میں　　کرتی ہے منتشر انہیں فیضانِ خلافت
جو قید میں اس کے ہوئے دراصل ہیں آزاد　　ہے باعثِ برکت ہی زندانِ خلافت
دنیا میں وہ رہتے تو ہیں دنیا کے نہیں ہیں　　یہ خود ہوئے عشق میں زندانِ خلافت
وہ کوئی بھی بدبخت کرے بند در اس کا　　تا حشر رہے گی کھلی دکانِ خلافت
روئے خزاں نہ دیکھے گی ہرگز کبھی بھی یہ　　ہر آن پُر بہار ہے بستانِ خلافت
اے دشمنو یہ دیکھ لے اُن کا مآل کیا　　ہوتے ہیں روسیاہ حریفانِ خلافت
باطل کا کسی دار میں ہو گا نشان کا ہم　　قہرِ خدا ہے منحرف ہے [illegible] خلافت
اُڑ جائیں گے کُشتاں خس و خاشاک کی مانند　　غیظ کی شدت کا عکس ہے طوفانِ خلافت
زندہ خدا کی طاقت و قدرت کا ہے ثبوت　　[illegible] جہاں [illegible] خلافت
حق دار گم ہوئی اس کا جو امر ہے بلند　　سینے جو اس دل سے ہیں ایوانِ خلافت
ہر مومنِ کامل کی تمنائے دل یہ ہے　　ہو جائے وہ [illegible] قربانِ خلافت
انعامِ الٰہی کے دیکھے بیٹھتے ہیں [illegible]　　لاتے ہیں جو ایماں ہیں فرمانِ خلافت
پیوستہ وفا سے عشق ہی عشق [illegible]　　لیتے ہیں اہلِ دل یہ دبستانِ خلافت
وہ راندۂ درگہ ہوا ابلیس کے مانند　　[illegible] چھوڑ کے دامانِ خلافت
روئے [illegible] بفضلِ خدا کے تو　　[illegible] وابستہ [illegible] خلافت
تنظیم اپنی قائم [illegible] دائم　　[illegible] دامانِ خلافت
[illegible] کرتا ہے اتقی　　[illegible] خلافت
دو تا [illegible] حضرت اقدس کا [illegible]　　[illegible] ذات پاک نگہبانِ خلافت

تمکنت دین کے لئے ایت دو جہاں
اپنے کرم سے کرتا ہے سامانِ خلافت

بوبکرؓ و عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور حیدرؓ　　حق تعالیٰ کی نگہ میں تھے شایانِ خلافت
نورالدینؓ و بشیرؓ و ناصرؒ تھے مہدی کے جانشیں　　گوہر [illegible] تھے در کانِ خلافت
اب میرزا طاہر ہیں حضرت مسعود　　اللہ کی نگہ میں ہیں شایانِ خلافت
اَیّدہُ اللہ العالیٰ کا وہ نقشِ جمیل ہے　　رخشاں ہے جس کے نور سے ایوانِ خلافت
ہر [illegible] بیکس و بےبس کے واسطے　　[illegible] گویا ہے ایوانِ خلافت
وہ ہیبت و جبروت لرزتے ہیں شیاطین　　[illegible] ہیں حریفانِ خلافت
فضلِ خدا سے رنج ہو ہر درد اور الم　　[illegible] دیوانِ خلافت
ہر قلب کو فرحت ملے آنکھوں کو طراوت　　سرسبز ہیں [illegible] گلستانِ خلافت
نورِ محمدؐ کی ضیا سے بہ لطف رب　　[illegible] ایوانِ خلافت

اس عاجزِ عاصی کی دعا ہے سحر و شام
چھوٹے نہ کبھی ہاتھ سے دامانِ خلافت

سید انور حسین احمد عاجز کرپانی۔ ربوہ

خطبہ جمعہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۶ر ظہور (اگست) ۱۳۶۴ہش / ۱۹۸۵ء بمقام مسجد فضل لنڈن

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ رُوح پرور اور بصیرت افروز خطبہ جمعہ کیسٹ کی مدد سے احاطہ تحریر میں لاکر ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے
(ایڈیٹر)

تشہد و تعوّذ اور سُورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے مندرجہ ذیل آیاتِ کریمہ کی تلاوت فرمائی:-

اِنَّ الَّذِیْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِیْقِ ۝ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِیْرُ ۝ اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِیْدٌ ۝ اِنَّهٗ هُوَ یُبْدِئُ وَیُعِیْدُ ۝ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ۝ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِیْدُ ۝ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ ۝ (البروج ۱۱ تا ۱۷)

پھر فرمایا:-
پچھلے دنوں جو ختمِ نبوت کے نام پر یہاں ... کانفرنس منعقد کی گئی اُسے ...

ایک تاریخی حیثیت

حاصل ہے اور وہ اس طرح کہ اس سے قبل حکومتیں اور اسلام دُشمن طاقتیں مخفی طور پر ان لوگوں کی مدد کیا کرتی تھیں مگر اب کھل کر حکومتیں بھی مدد کر رہی ہیں اور اسلام دُشمن طاقتیں بھی مدد کر رہی ہیں) اور اس بارے میں کوئی پردہ نہیں رہنے دیا گیا۔

چنانچہ یہ پہلی مرتبہ ہے کہ دو حکومتوں نے کھلم کھلا احرار کی کانفرنس کی سرپرستی کی ہے اور جہاں تک عیسائی حکومت کا تعلق ہے جس کی سرزمین میں یہ کانفرنس منعقد کی جا رہی ہے باوجود اس کے کہ کھلم کھلا اس ملک کے قوانین کو توڑا گیا اور نام لے لے کر قتل کی تلقین کی گئی محض عوامی اشتعال انگیزی سے کام نہیں لیا گیا بلکہ ایک مذہبی رہنما کا نام لے کر کھلم کھلا اس کے قتل کی تلقین کی گئی اور جوش دلایا گیا اور اس قانون شکنی کے باوجود اس امر سے آنکھیں بند کر لی گئیں حالانکہ یہ حکومت قانون کا بہت لحاظ کرنے والی حکومت ہے تو جن قوتوں کی ملی بھگت پہلے مخفی ہوا کرتی تھی اب وہ کھل کر سامنے آگئی ہے۔

جہاں تک مقاصد کا تعلق ہے وہ مختلف ہوں گے لیکن نشانہ جماعتِ احمدیہ ہی ہے۔

سعودی عرب کا جہاں تک تعلق ہے اس کے مقاصد کے تجزیہ میں میں زیادہ وقت نہیں لوں گا۔ مختصراً یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس سے پہلے یہاں ایک حجاز کانفرنس منعقد کی گئی جس میں اہلِ سنت کے سوادِ اعظم نے بہت پُر زور تقاریر کیں اور بہت زیادہ اس بات کو اچھالا کہ سعودی عرب

وہابیت کو دنیا میں نافذ کرنے کی سازش

کر رہی ہے۔ اور اپنے مالی وسائل سے فائدہ اُٹھا کر پاکستان پر بھی اس کو مسلط کرنا چاہتی ہے اور دیگر اسلامی ممالک پر بھی وہابیت کو مسلط کرنا چاہتی ہے اس لئے عالمِ اسلام کے سوادِ اعظم کو ایک بڑا بھاری خطرہ درپیش ہے۔ اہلِ سنت اگر بیدار نہ ہوئے اور بروقت اس خطرے کا مقابلہ نہ کیا تو پھر ہو سکتا ہے کہ پانی سر سے گزر جائے۔

یہ خلاصہ تھا ان کی تقاریر کا زبان اُن کی بھی بسا اوقات تہذیب سے گری ہوئی شائستگی سے دُور ہو جاتی تھی مگر مضمون یہی تھا جو میں نے بیان کیا ہے اس کے اثر کو زائل کرنے کے لئے اس سے بہتر اور کوئی طریق نہیں ہو سکتا تھا کہ مسلمانوں کی توجہ یعنی غیر احمدی مسلمانوں کی توجہ احمدیوں کی طرف مبذول کروائی جائے اور اُن کے اشتعال کا رُخ احمدیت کی طرف پھیر دیا جائے اور اگر سُنی علماء ان میں ساتھ شامل نہ ہوں تو اُن کو احمدیت کے حمایتی کے طور پر بدنام کیا جائے اور اگر وہ شامل ہو جائیں تو ان کا مقصد پورا ہو جاتا ہے اور بہر حال اس مہم کا سہرا وہابی علماء کے سر پر ہی رہے گا تو یہ ایک بہت ہی حکیمانہ جواب تھا ان کی طرف سے اگرچہ

اخلاقی اور مذہبی اقدار

سے اس کو کوئی بھی جواز حاصل نہ ہو مگر ایک سیاست کے نقطۂ نگاہ سے ایک بڑی حکیمانہ چال تھی۔

دُوسری وجہ اس کی ایک یہ بھی ہے کہ پاکستان میں واقعتًا وہابیت کو فروغ دینے پر بہت لمبے عرصے سے خرچ کیا جا رہا ہے۔ پہلے اسلامی جماعت کے نام پر وہابیت کو فروغ دیا گیا وہ ایک سیاسی لبادہ اوڑھ کر مذہبی جماعت تھی جس کی باگ ڈور کلیتہً ہمیشہ وہابیوں اور دیوبندیوں کے ہاتھ میں رہی ہے اور اب کھل کر مجلسِ احرار کے ساتھ بھی گٹھ جوڑ ہوا اور یہ جو نیا باب کھلا ہے مجلس احرار کا سعودی عرب سے تعلق اس کا سہرا یقیناً صدر ضیاء صاحب کے سر پر ہے ورنہ پہلے احراریت سے کھلم کھلا گٹھ جوڑ سعودی عرب کا نہیں تھا۔

چنانچہ یہ گٹھ جوڑ اب بہت کھل کر سامنے آ رہا ہے اور موجودہ فوجی حکومت کو اس کا یہ فائدہ حاصل ہو جاتا ہے کہ روپیہ مل جاتا ہے ایک ملک سے اور اُسے اپنے قیام کے جواز کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ یعنی اسلام کی خدمت ہو رہی ہے اور فوج کا تو مقصد ہی اسلام کی سرحدوں کی حفاظت تھا اس لئے احمدیوں کی دُشمنی کے ذریعے گویا ہم اسلام کی سرحدوں کی حفاظت کر رہے ہیں اب اس لئے ہمارا جواز ہے باقی رہنے کا تو اس سے

دونوں حکومتوں کے مقاصد

کو تقویت ملتی تھی۔

جہاں تک صدرِ پاکستان کا تعلق ہے اُن کا اس کانفرنس میں پیغام بھیجنا اور سفیر کو مجبور کرنا کہ وہ خود جا کر وہاں پڑھیں اور شامل ہوں۔ پڑھنے کا تو مجھے یقینی علم نہیں لیکن بہر حال شامل ہونے کا حکمنامہ تو مرکز سے پہنچا ہوا تھا۔ بہر حال اس کو جو غیر معمولی اہمیت دی گئی اس کی کیا وجہ ہے؟ پہلے اس سے پاکستان میں جو کچھ ہو رہا تھا وہ تو ہو رہا تھا۔ لیکن یہ ہمیں علم ہے کہ کچھ مہینوں سے خاموشی بھی تھی۔ یعنی گزشتہ جو بھی اقدامات کئے گئے تھے اُن کے نفاذ کے متعلق تو مخفی طور پر ہدایات باقاعدہ دی جاتی تھیں حکومت کے کارندوں کو۔ یہ تو کاروائی کبھی بھی نہیں رُکی لیکن صدرِ محترم خاموش تھے کچھ عرصے سے اس کانفرنس کے موقعے پر یہ غیر معمولی جوش کے ساتھ جو سکوت کو توڑا گیا ہے اور غیر معمولی اہمیت دی گئی ہے اس کی کیا وجہ ہے؟

اس کی مختلف وجوہات ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ اس عرصے میں انتخابات ہو چکے ہیں اور ایک جمہوری حکومت کو بظاہر قائم ہو جانا چاہئے تھا اور ایک لمبے عرصے تک انتخاب کے بعد جمہوری حکومت کا قائم نہ کرنا ایک ایسی چیز ہے جو کسی معقول انسان کو خواہ اس کی تعلیم ہو یا نہ ہو سمجھ نہیں آسکتی معمولی سا سیاسی شعور بھی ہو تو وہ یہ بات سوچ اور سمجھ ہی نہیں سکتا کہ

جمہوری انتخاب مارشل لاء کی گود میں

کیسے پل سکتا ہے؟ یہ تو بالکل ویسی بات ہے جیسے ایک بلّی چوہیا کے بچے پال لے اور وہ اس کا دُودھ پی کر پلنے لگے۔ ناممکن ہے، تضاد ہے ایک اندرونی مارشل لاء جب آتے ہیں تو جمہوریت کے خاتمے کے لئے آتے ہیں۔ جمہوری اقتدار کو مٹانے کے لئے آیا کرتے ہیں۔ جمہوری اقتدار اور مارشل لاء تشنے میں سب

سکتی ہی نہیں۔ یہ تو ناممکن ہے اور جب جمہوریت سر اٹھاتی ہے تو مارشل کھینچنے لگتا ہے اور ایک طرف ہٹ جاتا ہے تو یہ ایک ایسا تضاد تھا جس کی طرف سے توجہ دوسری طرف مبذول کرانا زیادہ ضروری ہو سکتا تھا پہلے سے بھی اور اس کے لئے سب سے مظلوم یا دنیا کے لحاظ سے جو کمزور جماعت سمجھی گئی وہ جماعت احمدیہ تھی اس لئے یہ بات بڑی واضح ہے کہ کیوں ایک دوبارہ باسی کڑی میں اُبال آیا ہے؟

مظالم کو دوسری سرزمینوں میں منتقل کرنا بھی ایک مقصد تھا چنانچہ محض اس کانفرنس کا یہ مقصد نہیں تھا کہ انگلستان میں منعقد کر دی جائے کہ وہ پہلی سی کانفرنس کا اثر توڑا جائے بلکہ پالیسی یہ ہے کہ دیگر ممالک میں ہر جگہ اس قسم کی کانفرنسیں منعقد کی جائیں اور اشتعال انگیزی کو غیر سرزمینوں میں منتقل کیا جائے اس میں ایک حکمت اور بھی ہے یعنی جو ان کے مقاصد ہیں ان مقاصد میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ جماعت احمدیہ تمام دنیا میں یہ بڑی شدت کے ساتھ آواز اُٹھا رہی ہے کہ پاکستان کا ایک فوجی آمر لکھوکھا معصوم ہم وطنوں پر ظلم کر رہا ہے اور کرتا چلا جا رہا ہے اور باز نہیں آ رہا

اس آواز کا غیر معمولی اثر ہے

دنیا پر اور دن بدن زیادہ سے زیادہ حکومتیں اس بات کی قائل ہوتی چلی جا رہی ہے کہ پاکستان کی موجودہ حکومت ظالم ہے۔ اس کا جواب دو طرح سے حکومت پاکستان کے موجودہ آمر دل نے دینے کی کوشش کی۔ پہلے ایک حرکت کی کہ اس مسئلے کو مخلوط اور مبہم کرنے کی کوشش کی گئی اور باہر کے پاکستانیوں پر یہ اثر ڈالنے کی کوشش کی گئی کہ مسئلہ احمدیت بمقابل پاکستان کا ہے احمدی پاکستان کو بدنام کر رہے ہیں اور وہ سیاسی تحریکات جو غیر ملکی پاکستانیوں میں موجودہ فوجی آمر کے خلاف اُٹھ رہی تھیں، ان کا رخ بدلا گیا اور نادانی سے ناسمجھی سے بہت سے سادہ لوح پاکستانی واقعۃً اس لحاظ سے ان کے دھوکے میں آ گئے اور کئی جگہ ہمیں بڑی محنت کرنی پڑی اس غلط خیال کو دل سے نکالنے کے لئے کہ پاکستان کے ساتھ جماعت احمدیہ کی دشمنی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا سب سے زیادہ محب وطن ہم ہیں خدا کے فضل کے ساتھ تمہارے مظالم سہنے کے باوجود آج بھی اگر پاکستان کو کوئی خطرہ ہو تو سب سے زیادہ قربانی کرنے والے پاکستان کے احمدی ہوں گے ...... اتنا بڑا جھوٹ بولا گیا اور پھر لوگوں نے اس کو قبول بھی کرنا شروع کر دیا اور بعض جگہ انگلستان میں خاص طور پر بریڈ فورڈ کا علاقہ ہے اس قسم کے دوسرے علاقے ہیں جہاں آزاد کشمیر کے مزدور پیشہ لوگ بڑی کثرت سے آئے ہوئے ہیں زیادہ تعلیم کا معیار اونچا نہیں، بڑے بڑے تعلیم یافتہ بھی ہیں مگر مذہبی معاملات میں ان کے اندر سوچ اور فکر کی عادت نہیں ہے۔ بعض امور کا تجزیہ نہیں کر سکتے چنانچہ وہاں اور ایسے دوسرے علاقوں میں، افریقہ میں بھی

احمدیت کے خلاف نفرت پھیلانے کیلئے

یہ ہتھیار استعمال کیا گیا کہ یہ تو پاکستان دشمن جماعت ہے یہ پاکستان کے خلاف پروپیگنڈہ کر رہے ہیں۔ حالانکہ یہ بالکل جھوٹ ہے سفید اگر نام رکھنا چاہیئے تو اس جھوٹ کا رکھنا چاہیئے۔ یہ سفید جھوٹ ہے۔ پاکستان کے خلاف ہمارا ہرگز کوئی پروپیگنڈہ نہیں۔ پاکستان کو ظلم سے بچانے کے لئے ہماری کوشش ہے۔ باقی سیاسی جماعتیں، جو کروڑہا دوسرے پاکستانی اپنے جائز حقوق سے محروم ہوئے بیٹھے ہیں وہ جب آواز اُٹھاتے ہیں تو پاکستان کے دشمن ہو جاتے ہیں ایک جمہوریت کے اوپر مارشل لاء کو نافذ کرنا بتا رہا ہے کہ لازماً استبداد کی حکومت ہے۔ لازماً آزادیٔ ضمیر کا کوئی حق باقی نہیں رہ گیا پاکستان کے شرفاء نے اپنے نمائندے منتخب کئے اور ان منتخب نمائندوں پر نہ یہ اعتماد ہے کہ تم ملک کی حفاظت کرو گے نہ یہ اعتماد ہے کہ تم اسلام کی حفاظت کرو گے۔ اسلام کی حفاظت کے لئے انہی لوگوں کے فوجی بچے ہیں اور ان فوجی بچوں کے ماں باپ اسلام کے غدار ہیں۔ ان کے اوپر اعتماد نہیں کیا جا سکتا کہ یہ نعوذ باللہ من ذالک آئیں گے تو اسلام کی جڑیں اکھیڑ کر پھینک دیں گے۔ کیا استدلال ہے؟ کیا منطق ہے اس میں؟ لیکن بہرحال یہی باتیں ہیں، یہی ان کا استدلال ہے جو دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ مگر فریب کے ساتھ پردے ڈال کر عقلوں کو دھوکا دے کر اور یہ کہا جا رہا ہے کہ دیکھو اسلام کو خطرہ ہے احمدیت سے جب تک احمدیت نہ مٹا دی جائے اس وقت تک مارشل لاء جا کیسے سکتا ہے؟ اور اسلام کا سچا ہمدرد سوائے فوجی ٹولے کے کچھ ہو ہی نہیں سکتا ظاہر بات ہے یہ فوج ہی ہے جو اسلام کو نافذ کرے گی۔ ورنہ تم زندیقوں کے بس میں ہو تو تم تو اسلام کا کچھ بھی باقی نہ چھوڑو

یہ ہے استدلال کا خلاصہ

تو جب غیر ملکوں میں اس پروپیگنڈے کو پھیلاتے ہیں تو اس کے نتیجے میں کچھ لوگوں پر اثر پڑتا ہے لیکن ایک فرق ہے خدا کے فضل سے یہاں ہمیں بھی بولنے کا حق ہے دنیا کے ہر مہذب ملک میں جماعت احمدیہ کو بولنے کا حق ہے اور وہاں ہم جواب دیتے ہیں، ان کو سمجھاتے ہیں، ان کو بتاتے ہیں کہ بھئی ہم تو ایک کشتی میں ہیں تم بھی مظلوم ہو ہم بھی مظلوم ہیں صرف یہ کہ ہم زیادہ مظلوم ہیں تم ذرا کم مظلوم ہو اس سے زیادہ تو کوئی فرق نہیں پھر وہ سمجھتے بھی ہیں۔

تو ایک تو میں جماعت کو متنبہ کرنا چاہتا ہوں کہ اس پروپیگنڈے کو سمجھنے کے بعد کوئی ایسی بے احتیاطی کا کلمہ منہ سے نہ نکالیں کہ اس پروپیگنڈے کو تقویت حاصل ہو۔ کھول کر بتانا چاہیئے کہ ہم ہرگز پاکستان کے دشمن نہیں نعوذ باللہ من ذالک۔ اس کا تو وہم و گمان بھی کسی احمدی کے دل میں نہیں آ سکتا بلکہ پاکستان کے سب سے زیادہ فدائی اور وفادار شہری ہم ہیں خدا کے فضل سے اور ثبوت یہ ہے کہ پاکستان کی حکومت ہمیں ہر طرح کے مظالم کا نشانہ بنا رہی ہے۔ پھر بھی ہم پاکستان کی وفاداری نہیں چھوڑتے۔ ہاں

ظلم کے خلاف آواز

بلند کر رہے ہیں ایک ٹولے کے ظلم کے خلاف۔ جو تمام دنیا میں پاکستان کو بدنام کروا رہا ہے۔ تمام دنیا میں اسلام کو بدنام کروا رہا ہے کیونکہ اسلام کا نام لے کر وہ اپنے زندہ رہنے کا عذر پیش کر رہا ہے اور ظلم کو اگر اسلام کا سہارا دیا جائے گا تو اسلام بدنام ہو گا۔

بہرحال ایک تو یہ انہوں نے طریق کار اختیار کیا ہے۔ اب اس سازش کو آگے بڑھایا ہے۔ اب یہ سکیم ہے اور یہ خبریں ان علماء کے ماحول سے ہی ہمیں ملی ہیں، قطعی طور۔ یہ اندازے نہیں ہیں۔ جو درباری علماء ہیں، جن کی پہنچ ہے دربار تک، یہ لوگ وہاں کے سکے ہیں اور بات ہضم نہیں کر سکتے پوری طرح پروپیگنڈہ کرتے ہیں باہر جا کر اور بتاتے ہیں کہ ہم اتنے عظیم الشان لوگ ہیں کہ ہماری دربار تک رسائی ہو گئی ہے اور خبر سنـ

"متقی وہی ہے جو خدا کے نشان سے متقی ثابت ہو" (کشتی نوح)

پیشکش: گلوب ربر مینوفیکچرس ۱۷ب رابندرا سرانی کلکتہ ۷۰۰۰۷۳
فون: ۲۷-۴۴۱
گرام: GLOBE XPORT

CONFIDENCE کے ساتھ، بڑی رازداری کے ساتھ ہیں سکیمیں بتائی جاتی ہیں جن پر عمل درآمد کروایا جاتا ہے اور اس کے لئے ہمیں ہر قسم کی حمایت کا یقین دلایا جاتا ہے۔

تو سازش یہ ہے کہ غیر ممالک میں پاکستان کے عناد کو اس حد تک منتقل کر دیا جائے اور عوام الناس یعنی ان مسلمانوں کو جو ان ممالک میں بستے ہیں اتنا ان کو مشتعل کر دیا جائے، اتنا مرتعش کر دیا جائے کہ اس کے نتیجے میں وہ قتل و غارت وہاں بھی شروع کر دیں اور جب وہاں قتل و غارت شروع ہوں گے تب کہ ان کو کہیں گے کہ تم ہمیں کہتے تھے کہ تمہارے ملک میں ظلم ہو رہا ہے یہ تو تمہارے ملک میں بھی ہو رہا ہے۔ اس وقت یہ تجزیہ کوئی نہیں کرسکے گا کہ یہ ظلم کروانے والے بھی تم ہی لوگ ہو۔ تم نے وہاں زمین کو گندا کیا اور ظلم سے بھر دیا۔ اب ہماری زمینوں کو بھی گندا کر رہے ہو اور ظلم سے بھر رہے ہو۔ واقعاتی طور پر دنیا کو صرف یہی نظر آئے گا کہ احمدیت تو ہے ہی مغضوب اس کو تو ہر جگہ دنیا نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور ہر جگہ ان کے خلاف قتل و غارت کی مہم جاری ہے۔ اس لئے پاکستان اکیلا بے چارہ کیا ہے ساری دنیا اس میں شامل ہو گئی ہے تو چاہتے ہیں جس حمام میں یہ ہیں اس حمام میں باقی بھی آجائیں اور سارے ہی ننگے ہو جائیں۔ تقویٰ کے لباس سے ننگے ہو جائیں، عاری ہو جائیں۔ یہ ہے سازش جسے پھیلانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

تو جماعت کو اس لحاظ سے بھی میں متنبہ کرتا ہوں پہلے میں نے بتایا تھا گزشتہ خطبے میں بھی کہ اپنی حفاظت کا جو انتظام اللہ تعالیٰ نے آپ کو اختیار کرنے کی توفیق بخشی ہے وہ ضرور اختیار کریں لیکن ساتھ ہی میں یہ بھی متنبہ کرتا ہوں کہ

نفرت کا جواب نفرت سے نہیں دینا

ظلم کا جواب ظلم سے نہیں دینا، بے حیائی اور فحش کلامی کا جواب بے حیائی اور فحش کلامی سے نہیں دینا آپ کی تہذیبی اقدار ہیں، زندہ قوموں کی روایات کی حفاظت کی جاتی ہے آپ بھی وہ اعلیٰ روایات کی حفاظت کریں اپنے معیار کو نہ گرنے دیں۔ سر اٹھا کر چلیں۔ جہاں ظلم ہو رہا ہے وہاں بھی سر اٹھا کر چلیں۔ جہاں آپ کو سر اٹھا کر اجازت سے چلنے کی وہاں بھی سر اٹھا کر چلیں آپ کا سر اخلاقی اور اسلامی اقدار کی نظر میں نہیں جھکنا چاہیئے اس لحاظ سے آپ کا سر ہمیشہ بلند رہنا چاہیئے۔ یعنی ظاہری طور پر تو ایک مظلوم کا سر زبردستی جھکایا جا سکتا ہے لیکن اگر اس کی اقدار کا سر بلند ہے، اس کے اخلاق کا سر بلند ہے تو خدا کی نظر میں وہی سر بلند کہلاتا ہے اس لئے اس لحاظ سے آپ نے ہرگز کسی قسم کی شکست کو تسلیم نہیں کرنا، قبول نہیں کرنا۔ اپنی اقدار کی حفاظت کریں اور ان اقدار کے اندر رہتے ہوئے یہ تہیہ کر لیں کہ ہر جگہ جہاں احمدیت کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی گئی ہے اس کا برعکس نتیجہ پیدا کریں گے اسی لئے میں تبلیغ پر زور دیتا ہوں جب یہ قتل و غارت کی تعلیم دیتے ہیں تو اس کا جواب ایک یہ ہو سکتا ہے کہ ہم بھی قتل و غارت کریں قرآن اس کی اجازت نہیں دیتا جب تک ایک باقاعدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اذن نہ آئے اور ہم امید رکھتے ہیں کہ اس زمانے میں اس کا کوئی سوال نہیں ہے اس لئے بغیر اذنِ الٰہی کے

ظلم کے خلاف ہتھیار اٹھانا

بھی منع ہے اسلام میں جب تک قرآن کریم میں اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّھُمْ ظُلِمُوْا کا فرمان نازل نہیں ہوا اس وقت تک مظلومیت کے دور میں رہی ہے مومنوں کی جماعت تیرہ سال تک شدید مظالم کا سامنا کیا ہے لیکن ہرگز آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھانے کی اجازت نہیں دی۔

جہاں تک جماعتِ احمدیہ کا تعلق ہے اس کا وہم بھی دل میں نہ کریں کہ آج یا کل کے مسلمانوں کے مقابل پر خواہ وہ کیسے ہی ظلم کی راہ اختیار کریں آپ کو اجازت مل سکتی ہے۔ اگر ایسی اجازت ملنی ہوتی تو اس دور کا نام مسیحیت کا دور نہ رکھا جاتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مسیح کا لقب دینے میں یہ حکمت ہے کہ آپ کو بتایا جائے کہ آپ ایک دو سالوں کے لئے نہیں سینکڑوں سال کے لئے بھی اگر آپ کو مظالم برداشت کرنا پڑیں تو آپ اس کے لئے تیار ہو جائیں اور ظلم کا جواب عفو سے تو دینا ہے ظلم کا جواب اینٹ اور پتھر سے نہیں دینا۔ انفرادی دفاع ایک بالکل اور مسئلہ ہے۔ جب ایک آدمی حملہ کرتا ہے تو انفرادی طور پر دفاع کیا جاتا ہے اس چیز کی دنیا کا ہر قانون اجازت دیتا ہے۔ یعنی ہر شریف ملک کا قانون اجازت دیتا ہے۔ لیکن قومی طور پر لڑائی کی حالت اختیار کر جانا یہ اور بات ہے میں اس وقت اس کی بحث کر رہا ہوں۔

تو تبلیغ کے ذریعے ہم نے اپنا انتقام لینا ہے۔ ہمارا ایک سر کاٹا جاتا ہے تو ان کا سر کاٹ کر نہیں، ان کے سر تبدیل کر کے محبت کے ساتھ ان کی تعداد کو اپنا کر اس میں کمی پیدا کرنی ہے ایک احمدی کو یہ قتل کے ذریعہ کم کرتے ہیں تو آپ ہزار غیر احمدیوں کو احمدی بنا کر ان میں کمی پیدا کریں یہ انتقام ہے آپ کا

یہ وہ انتقام ہے

جو ہم نے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھا ہے، یہ وہ انتقام ہے جو آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے ابوجہل سے لیا تھا اس کے بیٹے کو اپنا بیٹا بنا لیا۔ جو ولید سے لیا اس کے بیٹے کو اپنا بیٹا بنا لیا تھا ایک جگہ نہیں دو جگہ نہیں سینکڑوں دشمنوں سے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے عفو کے ذریعہ انتقام لیا اور ان کی نسلیں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی طرف منسوب ہو گئیں اور آپ پر درود بھیجنے لگیں اور اپنے ماں باپ پر لعنتیں بھیجنے لگیں اس سے زیادہ عظیم الشان انتقام سوچا بھی نہیں جا سکتا۔ انتقام بھی ہے اور بھلائی بھی ہے یہ انتقام بھی ہے اور احسان بھی ہے۔ ایسا حسین امتزاج انتقام اور احسان کا کوئی دنیا کی قوم مثال پیش تو کر کے دکھائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو جب غلبہ نصیب ہوا تب بھی یہ احسان کا طریق جاری تھا۔ محض یہ مجبوری کا احسان نہیں تھا۔

تو آپ اس طرح انتقام لیں گے ان کے مظالم کا جو ہر سرزمین کی طرف منتقل کئے جا رہے ہیں۔ ہر سرزمین پر اس طرح انتقام لیں گے کہ اگر سال میں ایک احمدی ہوتا تھا وہاں تو اب سو ہونے لگیں، ہزار ہونے لگیں۔ جتنا یہ دبانے کی کوشش کریں اتنا ہی زیادہ آپ کے ولولوں کے سر بلند ہونے شروع ہو جائیں، اتنا ہی زیادہ آپ کے اندر جوش اور ولولہ پیدا ہونا شروع ہو جائے۔ نئے عزم آپ کو عطا ہوں، نئی عظمتیں نصیب ہوں آپ کے حوصلوں کو ۔۔۔ یہ ہے آپ کا انتقام ۔۔۔!

"میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں"
(ارشاد حضرت بانی سلسلہ احمدیہ)

NO 75 FARAH COMMERCIAL COMPLEX
J.C. ROAD BANGLORE-560002
PHONE 228666

مُحتاجِ دعا: اقبال احمد جاوید مع برادران جے این روڈ لائنز اینڈ جے این انٹرپرائسز

اب میں

ایک دردناک خبر

سے بھی آپ کو مطلع کرتا ہوں جو بہت میرے لئے انتہائی درد کا موجب بھی بنی مگر یہ ہے ایسی چیز جیسا کہ میں نے کہا تھا اس درد میں اللہ کی طرف سے ایک اعزاز بھی پایا جاتا ہے، احسان بھی پایا جاتا ہے۔ یہ وہ درد ہے جو اپنے پیاروں کو عطا کرتا ہے ہمیشہ، یہ وہ درد ہے جو اپنے دشمنوں کو عطا نہیں کیا کرتا یعنی شہادت کا درد۔

ابھی چند دن پہلے ہمارے ایک بہت ہی مخلص اور فدائی مجاہد اسلام واقفِ زندگی

قریشی محمد اسلم صاحب

کو بڑے ظالمانہ طور پر بعض کرائے کے ٹٹوؤں سے قتل کروایا گیا ہے۔ ویسٹ انڈیز میں ہمارے مبلغ تھے ٹرینیڈاڈ میں اور وہاں کرائے کے قاتل لے کر ان کا پیچھا کرایا گیا اور کسی تقریب پر گئے ہوئے تھے جب واپس نکلے ہیں تو ان اوباشوں نے باقاعدہ گھیر کر نکالا موٹر سے اور پکڑ کر مضبوطی سے سر کے چھ انچ کے پاس سے فائر کر کے ہلاک کیا اور پھر اس کے بعد پوری طرح تسلی کی کہ مر چکے ہیں پھر وہ وہاں سے رخصت ہوئے اور ایسا وہاں ہوتا رہتا ہے۔

جہاں تک جماعت کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس بارے میں قیاس آرائیاں نہیں کرنی چاہئیں۔ اگرچہ پس منظر وہی ہے جو میں نے بیان کیا ہے لیکن تقویٰ شعاری کا یہ تقاضا ہے کہ جب تک تحقیق نہ ہو دشمن پر بھی الزام نہ لگایا جائے وہ جو کھلم کھلا قتل کی دھمکیاں دے رہے ہیں جب تک کوئی ثبوت نہ ہو احمدی اُن پر بھی الزام نہیں لگائے گا۔ نہ میں لگاتا ہوں کیونکہ میں نے آپ کو بتانا ہے کہ کیا کرنا چاہیئے اس لئے اس پس منظر میں جب یہ میں نے بیان کیا ہے تو یہ ہرگز مقصد نہیں ہے کہ یہ کہوں کہ علماء جنہوں نے کھلم کھلا قتل کی تلقین کی ہے اور وہ حکومتیں جو ان کی پشت پناہی پر ہیں انہوں نے یہ قتل بھی پیسے دے کر کروایا ہے' بلکہ

میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں

کہ اس پس منظر کے باوجود آپ بدظنیوں سے کام نہ لیں۔ ایک آزاد حکومت تحقیق کروا رہی ہے اس کو تحقیق کرنے دیں ہو سکتا ہے کوئی اور عناصر اس کے ذمہ دار ہوں۔ اس لئے قیاس آرائی کی خاطر میں آپ کو نہیں بتا رہا میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس شہید کو اور اُن کے اہل و عیال کو، پس ماندگان کو خاص طور پر اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں اور اپنے انتقام کو خدا پر چھوڑ دیں۔ امر واقعہ یہ ہے کہ جب ہم بغیر تحقیق کے الزام لگا دیں گے تو پھر معاملے کو اپنے ہاتھ میں لے لیں گے اور اللہ تعالےٰ کی تقدیر پھر پیچھے ہٹ جائے گی اگر اس معاملے کو خدا کے ہاتھ میں رہنے دیں گے تو اس سے بہتر انتقام لینے والا کوئی نہیں۔ وہ صاحب مقدرت ہے وہ عالم الغیب والشہادہ ہے۔ کوئی مخفی سازش اس کی نظر سے چھپتی نہیں جب رات کو چھپ کر لوگ مخفی سازشیں کرتے ہیں اُس وقت بھی خدا اُن کے اندر موجود ہوتا ہے اور ان سازشوں سے باخبر ہوتا ہے، رات کو چھپ کر چلنے والا' دن کو کھل کر چلنے والا' اونچی بات کرنے والا' نیچی بات کرنے والا سارے خدا تعالیٰ کی نظر میں رہتے ہیں۔ اس لئے ایک تو دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ شریروں سے خود انتقام لے اور جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہم نے وہی انتقام لینا ہے کہ بدی کا بدلہ حُسن سے عطا کرنا ہے اور یہی ہماری کوشش رہے گی۔

علاوہ ازیں اپنے دیگر کارکنانِ سلسلہ کے لئے بھی دعائیں کریں اللہ تعالےٰ ہر شر سے ان کو محفوظ رکھے اور جہاں تک جماعت کا تعلق ہے حفاظت کی جو تدابیر اختیار کر سکتی ہے جماعت کو کرنی چاہیئے اور بیدار مغزی سے رہنا چاہیئے، آنکھیں کھول کر رہنا چاہیئے اس سے بہتر کوئی حفاظت کا انتظام نہیں ہوتا دنیاوی لحاظ سے کہ

جماعت کا ہر فرد ہوشیار اور بیدار مغز ہو

آنکھیں کھول کر رکھے اور یہ سمجھے کہ گویا اُس کی ذمہ داری ہے حفاظت کرنے کی اس نظر سے اگر ساری جماعت نگران رہے تو جو مصنوعی ذریعے ہیں حفاظت کے مثلاً حکومتیں بہت بہت پیسے دے کر ماہروں کو رکھتی ہیں ان کے مقابل پر یہ حفاظت کا ذریعہ بہت زیادہ بہتر ہے ورنہ تو بڑی بڑی حکومتوں کی حفاظت میں بھی جب قاتل قتل کرنا چاہیں تو کر دیا کرتے ہیں لیکن سب اگر بیدار ہوں سب کی نظر اس بات پر رہے اور متوجہ ہوں اور قربانی کے لئے تیار رہوں تو پھر اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ حفاظت کا معیار بہت زیادہ بلند ہو جایا کرتا ہے اب میں آخر پر ایک اور پہلو سے اس بات پر روشنی ڈالتا ہوں کہ

صدر محترم نے جو زبان اختیار کی ہے

یہ کیا ہے زبان؟ جماعت احمدیہ کے متعلق یہ پیغام میں کہا ہے کہ یہ کینسر ہے ہماری سوسائٹی کا اور میں سربراہ مملکت کے طور پر تم سے یہ وعدہ کرتا ہوں کہ میں اس کینسر کو اُکھاڑ کے پھینک دوں گا۔ یہ کیسی زبان ہے؟ کسی مہذب ملک کا کوئی سربراہ ایسی زبان استعمال کیا نہیں کرتا تو کیا مقصد ہے؟ اس سے کیا نتیجہ نکلتا ہے؟ ایک تو یہ نتیجہ ایک احمدی نکال سکتا ہے کہ شدید ذاتی بغض اور عناد ہے جماعت کے خلاف۔ گویا کہ مذہبی جنون ہے۔ لیکن صدر محترم کی جو دوسری ادائیں ہیں وہ اس بات کو درست نہیں بتاتیں کیونکہ ایسا شخص جو جماعتِ احمدیہ کے خلاف بغض و عناد میں اس طرح اُبل رہا ہو کہ جب بولے تو اس زبان میں بولے وہ یہ تو نہیں کر سکتا کہ بعض قسم کے احمدیوں کے گھر ولیں جا کر اُن کی تقریبات میں شامل ہو، اُن کے ساتھ مل کے تصویریں کھچوائے اور دونوں اس پر فخر کرنے لگیں۔ تو یہ بات تو بالکل ایک مختلف قسم کی شخصیت کا پتہ دیتی ہے۔ اس لئے کوئی اور بات ہے۔

ایک بات تو یہ ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ ان کی تقدیر ہے کہ ان کو یہ زبان استعمال کرنا پڑی کیونکہ کینسر باغی کو کہتے ہیں اور

امر واقعہ یہ ہے کہ

کسی اور بیماری کا نام باغی نہیں رکھا جاتا سوائے کینسر کے کیونکہ کینسر میں جو عضو بیمار ہوتا ہے جس حصے کو بیمار سمجھا جاتا ہے اس کی بیماری یہ ہے کہ باقی نظام کے خلاف بغاوت کرتا ہے یعنی اس کو نہیں بچایا جاتا ورنہ ماؤف حصوں کو بچانے کی کوشش کی جاتی ہے جو جسم کا حصہ ماؤف ہو تمام بیماریوں میں اُس کو آپ بچانے کی کوشش کرتے ہیں وہ مغلوب ہوتا ہے کسی اور بیماری سے لیکن کینسر میں یہ فرق ہے کہ یہ مغلوب کر رہا ہوتا ہے صحت مند حصے کو خود۔ یعنی جسم کا اپنا ایک حصہ ہے لیکن اُن کا خون چوس کر خود بڑھ رہا ہے۔ اُن کی دوسری طاقتوں کا غصب کر رہا ہے اور وہ بے چارے صحت مند اجزاء جو اپنا دفاع نہیں کر سکتے اُن پر یہ غالب آجاتا ہے اور اُن کا خون چوستا چلا جاتا ہے تو یہ بغاوت ہے جس کو انگریزی زبان میں اصطلاحاً کینسر کہا جاتا ہے یعنی جسمانی بغاوت اور روحانی لحاظ سے اس کا نام

ارشادِ نبویؐ

لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ

بخاری

ترجمہ:

مومن ایک سوراخ سے دو دفعہ نہیں ڈسا جاتا

محتاجِ دعا: یکے از اراکین جماعتِ احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

ایسے شخص کا نام اَشِرؔ رکھا جاتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ پہلے بھی بعض ایسے لوگ پیدا ہوئے تھے جنہوں نے خدا تعالےٰ کے برگزیدہ بندوں کو اور صالحین کو اشِرؔ ہی قرار دیا تھا۔ یعنی کینسرِ سوسائٹی کا چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ ثمودؔ کی قوم میں سے ایک نے کہا یا ثمودؔ کی قوم نے صالح ؑ کو مخاطب ہو کر کہا:-

ءَاُلْقِيَ الذِّكْرُ مِنْ بَيْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ

کیا ہم جیسے لوگوں میں خدا کا ذکر چل پڑے؟ اور خدا کا ذکر اُتارا جائے ہمارے جیسے لوگوں پر؟ ہم جانتے نہیں اپنی سوسائٹی کے حال؟ ہو کیسے سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کلام کرے اور ہم جیسے لوگوں میں سے کسی سے کلام کرے؟ یہ مِنْ بَیْنِنَا نے اُن کی سوسائٹی کی قلعی کھول دی۔ یعنی ہم جتنے صالح ہیں ہمیں پتہ ہے کہ ہم کتنے صالح ہیں۔ جو ہمارا حال ہے تقدس کا ہم جانتے ہیں اور ہم میں سے ایک شخص کھڑا ہوا ہے اور یہ دعویٰ کر رہا ہے کہ مجھ پر تم لوگوں کے درمیان اللہ کا ذکر اُتارا جا رہا ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ نہیں نہیں بلکہ یہ تو بہت سخت جھوٹا ہے اور اَشِرؔ ہے، باغی ہے

سوسائٹی کا کینسر

ہے۔ یہ تمہیں کھا جائے گا، تمہارا خون چوس جائے گا اور بیمار حصّہ ہونے کے باوجود یہ صحت مند حصّے پر قبضہ کر جائے گا تو اسی کو کینسر کہتے ہیں۔ لیکن ساتھ ہی اس آیت کے پہلے حصّے میں بتا دیا کہ ان کی دلیل بالکل بودی اور بے معنیٰ ہے اور اس کے اندر ہی اس کی اپنی شکست کے سامان موجود ہیں۔ جس سوسائٹی کا یہ حال ہو کہ لقاءِ باری تعالےٰ سے مایوس ہو چکی ہو۔ جو اس بات کو تعجب سے دیکھے کہ خدا کا کلام نازل ہو سکتا ہے اس زمانے میں کسی انسان پر اس سوسائٹی کا یہ کہنے کا حق نہیں کہ ہم صالح ہیں اور تم غیر صالح ہو۔ صالح تو وہی ہو گا جس سے خدا کلام کر سکتا ہے وہ تو صالح نہیں کہلا سکتا جو اپنے منہ سے اقرار کرتا ہے کہ ناممکن ہے کہ ہم جیسے لوگوں سے خدا کلام کر سکے۔ تو دوسرے کی کمزوری کا اثبات تم کر سکو یا نہ کر سکو اپنی کمزوری کا اقرار بہرحال تُم نے کر لیا۔

پس یہ تو بہرحال درست نہیں کہ ایسے لوگ جو خُدا سے ہم کلام ہونے کا دعویٰ کریں۔ یہ دعویٰ کریں کہ اللہ نے اُن سے کلام کیا ہے ان کو اشرؔ قرار دیا جائے یعنی باغی جو غیر دل پر بزور قابض ہو جائیں اور ناحق قابض ہو جائیں کیونکہ ان کے ساتھ بغاوت کی دُوسری علامتیں بھی نہیں ہوتیں۔ بغاوت کے لئے جو طاقت چاہیئے، بغاوت کے لئے جو جتھہ چاہیئے، بغاوت کے لئے جو دنیوی سامان چاہیئے، وہ ان سے بھی عاری ہوتے ہیں تو کسی نقطۂ نگاہ سے دیکھو وہ لوگ جو خدا کی طرف سے آتے ہیں اور خدا سے ہم کلام ہونے کے دعوے کرتے ہیں ان پر کسی پہلو سے بھی الزام نہیں لگ سکتا کہ وہ اشرؔ ہیں۔ یعنی سوسائٹی کا کینسر ہیں لیکن

الزام لگانے والے اگر اپنے حالات پر غور کریں

اور تجزیہ کریں تو بعینہٖ ان پر یہ مثال صادق آتی ہے۔ جسم کا ایک حصّہ دُوسرے حصّے کو کمزور دیکھ کر اس پر قابض ہو جائے اس کے تمام اقتصادی چینلز (CHANNELS) پر قبضہ کر لے۔ وہ صالح خون جس قوم کے عوام الناس کے جسموں میں دوڑنا چاہیئے وہ چند قابضوں کے جسم کی رگوں میں دوڑنا شروع کر دے اور ویمپائر کی طرح وہ ساری قوم کو چوسنے لگ جائے۔ اس کو اشرؔ کہتے ہیں۔

پس دعوے تمہارے کچھ اور ہیں، واقعات اور حالات جو قطعی طور پر ثابت کر رہے ہیں وہ بالکل کچھ اور بات کو ثابت کر رہے ہیں۔ بہرحال جو کچھ بھی کہو میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ ہمارا توکّل کسی دُنیا کے سہارے پر نہیں صرف اور صرف خدا تعالےٰ کی ذات پر ہمارا توکل ہے۔ کچھ احمدی بے چین ہیں، کچھ احمدی بے قرار ہیں کہ دیر ہو رہی ہے۔ وقت کے مالک تو تم نہیں ہو وقت کا مالک تو ہمارا خدا ہے اور وہ بہتر جانتا ہے کہ کس وقت کس تقدیر کو ظاہر فرمانا ہے؟ اور یہ بھی ایک وجہ ہو سکتی ہے کہ کچھ دیر خاموشی کیوں اختیار کی گئی؟ اور پھر ایک دم اس خاموشی کو کیوں توڑا گیا کہ جس خدا کی تقدیر کے متعلق باتیں ہو رہی تھیں کہ وہ نازل ہونے والی ہے وہ بظاہر نازل نہیں ہوئی۔

چنانچہ ہمارے علم میں ہے کہ سی۔ آئی۔ ڈی کی طرف سے مسلسل ایسی رپورٹیں بھجوائی جاتی رہی ہیں کہ جماعتِ احمدیہ باتیں کرتی ہے کہ تمہاری مدت آٹھ سال کی ہے اس سے زیادہ آگے نہیں چلو گے۔ باوجود اس کے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام میں کوئی نام نہیں تھا، کوئی زمانے کی تعیین نہیں تھی لیکن جو ظلموں سے بے چارے ستائے گئے ہوں وہ ڈھونڈ لیتے ہیں سہارے، تلاش کرتے ہیں وہ جگہیں جہاں امکانی طور پر ایک ذکر موجود ہو تو ہو سکتا ہے احمدی یقیناً کرتے ہوں گے۔ میرے علم میں ہے بعض دفعہ مجھے بھی یہ خیال گزرا کہ یہ کوئی بعید نہیں کہ اس زمانے کے حالات پر چسپاں ہونے والی پیشگوئی ہو تو اس میں تو کوئی کسی احمدی کا قصور نہیں ہے

جس بے چارے کو ستایا جا رہا ہے

مارا جا رہا ہے لوٹا جا رہا ہے، بنیادی زندگی کے حقوق سے محروم کیا جا رہا ہے اپنے ہی ہم وطنوں کے ذریعے اُسے وطن کا دشمن قرار دیا جا رہا ہے اور مروایا جا رہا ہے اور پھر سربراہ مملکت ہوتے ہوئے یہ بجائے اس کے کہ ان کے حقوق کی حفاظت کریں اُن کے حقوق کی خاطر انصاف کی خاطر وہ اُن کے دُشمنوں سے خود ٹکر لیں اُن پر دُشمن آزاد چھوڑے جا رہے ہیں ان کی طرف سے اور یہ الزام لگایا جا رہا ہے کہ یہ وطن کے دُشمن ہیں۔ اتنی مظلومیت کی حالت کے باوجود اگر منہ سے ایک فقرہ نہ نکلے تو پھر تعجب کی بات ہے تو ہرگز اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں کہ یہ اندازے تھے اور ہو سکتا ہے کہ خاموشی کی بھی یہی وجہ ہو کیونکہ مذہبی دنیا میں یہ واقعہ ایک دفعہ نہیں بیسیوں مرتبہ ہو چکا ہے کہ بعض اوقات بعض خُدا کے بندوں کے دُشمن اندرونی خوف میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور وہ ڈر جاتے ہیں کہ ہو سکتا ہے کہ واقعتاً کہیں ایسا نہ ہو کہ خُدا کی تقدیر واقعی ان کے حق میں اور میرے خلاف ظاہر ہو جائے اور بڑے بڑے سرکش بھی مخالفین ایسے ہیں قرآن نے محفوظ کیا ہے جن کی تاریخ کو اُن کے زمانوں میں ایسا ہوتا رہا کچھ دیر خاموشی رہی کچھ دیر تبدیلی کے آثار ہوئے پھر دلیر ہو گئے اور پھر بے دھڑک ہو کر ان ہی مظالم میں مبتلا ہو گئے جو پہلے کیا کرتے تھے، اُن ہی مظالم کو توڑنے لگے دوسروں پر جو پہلے توڑا کرتے تھے۔ تو اللہ بہتر جانتا ہے کیا ہوا؟ اور کیوں خاموشی تھی اور کیوں خاموشی توڑی گئی؟ بہرحال دنیوی وجوہات تمہارے سامنے ہیں وہی کافی ہیں اس کی توجیح کے لئے کہ کیوں خاموشی اختیار کی گئی ایک وقت تک؟ مثلاً

خاموشی کی ایک وجہ

یہ بھی ہو سکتی ہے کہ پاکستان میں گزشتہ سال الیکشن میں ملائیت کو ایسی شکست فاش دی ہے کہ کچھ دیر کے لئے حکومت کے ایوانوں میں ایک زلزلہ سا آ گیا

هوالنّاصر
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
معیاری سونا کے معیاری زیورات خریدنے
اور بنوانے کیلئے
کراچی میں
تشریف لائیں
آلرّؤف جیولرز
۱۶ ارخورشید کلاتھ مارکیٹ، حیدری شمالی ناظم آباد کراچی
فون نمبر: ۶۱۷۰۶۹

کبھی بھی ملائیت کو اتنی سرپرستی نہیں ملی تھی کسی حکومت کی طرف سے جتنا آٹھ سال تک ملائیت کی پرورش ہوئی ہے اور اسے سرپرستی دی گئی ہے اور اس کے بعد جب الیکشن کروائے گئے انتخابات ہوئے تمام تو فوج کی سربراہی میں ہوئے ہیں ایک شدید قسم کی کٹر ملائیت کی سرپرستی کرنے والی حکومت کی سربراہی میں ہوئے ہیں اور ان لوگوں کو توقع یہ تھی کہ شاید تمام ملک میں، سندھ میں بلوچستان میں، پنجاب میں، صوبہ سرحد میں جو شدید سے شدید مولانا ہیں وہی الیکشن میں کامیاب ہوں گے لیکن بڑے بڑے جغادری مولانا نے ایسی شکست کھائی ہے کہ کچھ دیر کے لئے تو یہ مبہوت ہو کر رہ گئے تھے کہ یہ واقعہ کیا ہو گیا ہے تو بعید نہیں کہ خاموشی اسی وجہ سے ہوئی ہو۔ لیکن کچھ بھی ہو — اللہ بہتر جانتا ہے کہ یہ خاموشی کیوں تھی اور اس سکوت کو اس ظالمانہ طریقے سے توڑا کیوں گیا؟ ہمیں تو یہ پتہ ہے کہ جن آیات کی میں نے تلاوت کی ہے ان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اِنَّ الَّذِیْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِیْقِ ؕ

وہ لوگ جو مومنوں کو مظلوم مومنوں کو فتنوں میں ڈالتے ہیں اور پھر باز نہیں آتے، یعنی مہلت دی جاتی ہے ان کو اور پھر بھی باز نہیں آتے فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِیْقِ ان کے لئے خدا بھی تکرار سے کام لے گا اپنی پکڑ میں ایک دفعہ عذاب نہیں فرمایا کہ عذاب جہنم ہو صرف یا عذاب حریق ہو دونوں اکٹھے اوپر تلے ذکر فرمائے ہیں اور پھر اس مضمون کو کھول دیا خوب کہ کیوں ایک ہی جگہ تکرار کی گئی ہے

خدا کی سرزنش اور پکڑ

کی اس لئے کہ انہوں نے بھی تکرار کی ظلم میں ان کو بھی موقعہ ملا اور پھر باز نہیں آتے۔ خدا کی مہلت سے استفادہ نہیں کیا۔ چنانچہ آگے جا کے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِیْدٌ اِنَّهٗ هُوَ یُبْدِئُ وَیُعِیْدُ

کہ دیکھو! تمہارے خدا کی پکڑ، اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! تیرے رب کی پکڑ بہت شدید ہے اور وہ شروع بھی کرتا ہے پکڑ کو اور پھر دہرانا بھی جانتا ہے۔ جس طرح تم ظلم کی ابتداء کرنا جانتے ہو اور اس ظلم کی تکرار جانتے ہو اسی طرح اپنے بندوں کا رب تمہیں پکڑنا اور پھر اس پکڑ کی تکرار بھی جانتا ہے لیکن نہ وہ رب اس میں لطف اٹھاتا ہے نہ اس کے بندے یہ چاہتے ہیں

وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ

عجیب قرآن کریم کا انداز بیان ہے کہ عاشق ہو جاتی ہے روح اس کلام پر کسی انسان کا کلام ہوتا تو اس کے بعد یہ آنا چاہیئے تھا کہ وہ بڑا منتقم ہے اور بڑا ہی شدید ہے پکڑ میں۔ فرما رہا ہے کہ وہ آغاز بھی پکڑ کا جانتا ہے اور اس کی تکرار بھی جانتا ہے اور نتیجہ یہ نکال رہا ہے وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ وہ بہت ہی زیادہ بخشنے والا ہے اور بہت زیادہ پیار کرنے والا ہے کیا تعلق ہے اس کا اس پہلے فقرے سے؟ ایک تعلق تو یہ ہے کہ

نصیحت کی خاطر

بتایا جا رہا ہے باوجود اس کے کہ خدا کی پکڑ کی تقدیر ظاہر ہو چکی ہو وہ کھل کے بتا چکا ہو وہ اتنا مغفرت کرنے والا ہے، اتنا پیار اور محبت کرنے والا وجود ہے کہ اگر اب بھی تم باز آ جاؤ تو اب بھی وہ اپنی پکڑ کو اٹھا لے گا اور اپنے پکڑ کے ہاتھ کو کھینچ لے گا اور دوسری طرف اسی فقرے میں ان کی انتہائی ظالمانہ حالت کا بھی ذکر کھولا گیا ہے۔ فرماتا ہے اس خدا سے تم مار کھاؤ گے جو اتنا ودود، اتنا پیار کرنے والا اور اتنا مغفرت کرنے والا تھا۔ سوچو کہ تم نے ظلم میں ہر قسم کی حدیں توڑ دی ہوں گی۔ ہر قسم کی انتہا کر دی ہو گی تبھی جا کر غفور اور ودود خدا سے مار کھا رہے ہو۔ عجیب کلام ہے بیک وقت امید کو بھی بڑھاتا ہے اور توبہ کی تلقین فرماتا ہے اور دوسری طرف متوجہ کرتا ہے قوم کو کہ تم اگر مار کھاؤ گے اپنے خدا سے تو خالصۃً اپنے ظلم وستم کے نتیجے میں اور اپنے ظلم پر اصرار کرنے کے نتیجے میں لیکن تمہیں شرم کرنی چاہیئے کہ اتنی غفور، اتنی بخشنے والی اور اتنی محبت کرنے والی ہستی کے عذاب کے نیچے آ گئے اس کے پیار اور اس کی محبت کا نمونہ نہ دیکھا۔ پس

ہم تو غفور اور ودود خدا پر راضی ہیں

اسی پر ہمارا توکل ہے اور یہی ہمیں پیغام ہے

وَدَعْ اَذٰهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ — ان کے دکھوں ان کی اذیتوں ان کے مظالم کو نظر انداز کر دو اور اپنے رب پر توکل رکھو لازماً وہ تم پر رحم فرمائے گا اور لازماً وہ تمہیں غلبہ عطا کرے گا اور اگر یہ ظلم وتشدد اور زیادتیوں میں باز نہیں آئے تو پھر وہ پکڑنا بھی جانتا ہے اور اس پکڑ کو دہرانا بھی جانتا ہے۔

خطبہ ثانیہ میں حضور نے فرمایا:—

ابھی نماز جمعہ کے معاً بعد میں برادرم محمد اسلم صاحب قریشی شہید کی نماز جنازہ پڑھاؤں گا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی جماعتی مصروفیات

لندن مشن کی طرف سے ۱۰ر ماہ ستمبر کو جاری کردہ نیوز بلیٹن ۳۳ میں بتایا گیا ہے کہ:—

- عرصہ زیر رپورٹ میں ۲۹ ممالک سے کم وبیش تمام مذاہب اور مکتبہ ہائے فکر سے تعلق رکھنے والے بہت سے افراد نے حضور انور سے ملاقات کی اور مختلف مسائل پر تبادلۂ خیال کیا۔
- اسی اثناء میں حضور پُر نور نے اہم جماعتی معاملات کے سلسلہ میں مکرم وکیل الاعلیٰ صاحب، مکرم وکیل التصنیف صاحب، مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ برطانیہ، مکرم وکیل التبشیر صاحب، اراکین تصنیف کمیٹی، مکرم نیشنل قائد صاحب برطانیہ اور مکرم امیر صاحب جماعتِ احمدیہ لندن سے علیحدہ علیحدہ ملاقاتیں کیں اور انہیں ضروری ہدایات سے نوازا۔
- نیوز بلیٹن میں درج تفصیل کے مطابق ہر ماہ دنیا بھر سے مختلف زبانوں میں تقریباً چھ اور سات ہزار خطوط حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ڈاک میں موصول ہوتے ہیں اور ہر خط کا حضور انور بنفسِ نفیس مطالعہ فرماتے ہیں۔
- ہفتہ میں دو دن یعنی جمعہ اور سنیچر کو باقاعدگی کے ساتھ مجلس عرفان منعقد ہوتی ہے جس میں حضور پُر نور حاضرین کی طرف سے پیش کئے گئے ہر سوال کا مدلل اور تسلی بخش جواب مرحمت فرماتے ہیں۔
- نیوز بلیٹن میں بتایا گیا ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کو قرآن حکیم کی روشنی میں مرتب کر کے اہل دنیا کے سامنے پیش کرنے سے متعلق اپنی دیرینہ خواہش کی تکمیل کے لئے حضور انور نے علماء سلسلہ کو خصوصی ہدایات دیں چنانچہ حضور انور کی ہدایات کو سامنے رکھتے ہوئے یہ کام شروع کر دیا گیا ہے۔

اسلام آباد برطانیہ میں احمدیہ سمر سکول کا اجراء بقیہ صفحہ اول

اپنے خطبہ جمعہ مورخہ ۳۰ر اگست ۸۵ء میں اس امر پر خاص طور پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ احمدیہ سمر سکول کی طالبات واپس جا کر کثرت کے ساتھ ایسے خطوط لکھ رہی ہیں جن میں وہ بتاتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سمر سکول کی شرکت کے نتیجہ میں ان کی زندگیوں میں ایک غیر معمولی انقلاب برپا ہو گیا ہے اور اسلام اور احمدیت کے ساتھ ان کی محبت اور وابستگی میں غیر معمولی ترقی ہوئی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

قرارداد ہائے تعزیت

مجلس عاملہ انصاراللہ انگلستان

مجلس عاملہ انصاراللہ انگلستان کا یہ اجلاس جماعت کی ایک نہایت اہم اور بزرگ شخصیت حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ کے وصال پر اپنے انتہائی غم کا اظہار کرتا ہے حضرت چوہدری صاحب رضی اللہ عنہ کی زندگی اول تا آخر اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک نشان تھی۔ آپ کی پیدائش۔ آپ کا بچپن۔ آپ کی تعلیم و تربیت اور آپ کا عملی دنیا میں قدم رکھنا۔ دنیاوی عزت و وجاہت اور شہرت و بلندی کی انتہاء پر پہنچنے کے باوجود یہ دنیا کبھی بھی آپ کا مقصود نہ تھی۔ یہ یگانۂ روزگار اور پاکیزہ فطرت مسیح موعود کا روحانی فرزند ہمیشہ خوف خدا، حُبّ و اطاعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم۔ امام وقت اور ان کے خلفاء کی انتہائی فرمانبرداری و جاں نثاری کی راہوں کی طرف رواں رہا۔ دنیا نے دیکھا کہ دین کی طرف دوڑ دوڑ کر جانے والے چوہدری محمد ظفراللہ خان رضی اللہ عنہ کا پیچھا دنیاوی وجاہتوں نے کیسے بھاگ بھاگ کر کیا۔

راست بازی و پرہیزگاری۔ خاکساری و فروتنی۔ صلہ رحمی اور عجز و انکسار یہ چیزیں تھوڑی سی قدرت پانے پر ہی عام لوگوں میں باقی نہیں رہتیں۔ لیکن پاکستان کے اس مایۂ ناز فرزند نے تمام دنیا کو اپنے کردار اور افعال سے ایک پرہیزگار اور صحیح معنوں میں مرد مومن کا نمونہ پیش کیا۔ کیا اپنے اور کیا غیر حضرت چوہدری صاحب رضی اللہ عنہ کی عظمت کردار اور آپ کی پیشہ ورانہ مہارت اور آپ کے فہم و ذکاء کے معترف ہیں۔ جن ملکوں اور قوموں کو آپ نے حصول آزادی اور انسانی حقوق حاصل کرنے میں مدد فرمائی اور جن افراد اور خاندانوں کو راہ حق کی طرف راہ نمائی فرمائی، وہ قومیں اور اُن افراد و خاندانوں کی نسلیں اس عظیم انسان کو ہمیشہ اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں گی۔

حضرت چوہدری صاحب رضی اللہ عنہ کو صحیح خراج عقیدت تو احمدیت اور انسانیت کے مؤرخ ہی پیش کر سکیں گے۔ ہم اس مختصر سی قرارداد تعزیت میں اُن خوبیوں کو بیان کرنے سے قاصر ہیں۔ اپنے رب سے نہایت عاجزانہ طور پر دعا کرتے ہیں کہ اے باری تعالیٰ! اپنی رحمت کا دامن حضرت چوہدری صاحب رضی اللہ عنہ پر وسیع سے وسیع تر فرما۔ جماعت میں اپنے فضل سے ایسے افراد پیدا فرما جو کہ اُس خلاء اور کمی کو پورا کر سکیں جو کہ حضرت چوہدری صاحب رضی اللہ عنہ کے جانے سے پیدا ہوئی ہے۔

اس جماعتی صدمہ و غم کے موقعہ پر ہم ممبران مجلس عاملہ انصاراللہ انگلستان حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ حضرت چوہدری صاحب رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی محترمہ اور اُن کے داماد محترم چوہدری حمید نصراللہ خان صاحب اور سب افراد خاندان کے ساتھ اُن کے دُکھ اور رنج میں برابر کے شریک ہیں۔ اپنی طرف سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔

ہم ہیں ممبران مجلس عاملہ انصاراللہ انگلستان

جماعت احمدیہ مدراس

آج بتاریخ ۷ 9/85 جماعت احمدیہ مدراس کے مشترکہ اجلاس میں سر محمد ظفراللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ کی اندوہناک وفات پر گہرے دُکھ اور صدمہ کا اظہار کیا گیا۔

آپ کی ۹۲ سالہ فعال زندگی جس طور سے اسلام کی ترقی اور مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق کی جدوجہد میں گذری وہ تاریخ اسلام میں آب زر سے لکھے جانے کے قابل ہے۔ شدید ترین مخالفت کے باوجود آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے عظیم الشان روحانی مقاصد کی تکمیل کے لئے چٹان کی طرح ڈٹے رہے اور یہ تمام مشکلات آپ کی عقیدت میں فرق نہ ڈال سکیں۔ آپ کو زندگی کے ہر شعبہ میں نمایاں اور باعزت کامیابی ہوئی اور جو بھی ذمہ داری آپ کے سپرد کی گئی اس کو احسن رنگ میں نبھایا۔

آپ نے ہندوستان کی تحریک آزادی میں اہم کردار ادا کیا۔ اور قیام پاکستان کے بعد وہاں کے پہلے وزیر خارجہ مقرر ہوئے۔ اقوام متحدہ میں آپ کی تقاریر کو آج بھی عالمی ریکارڈ کی حیثیت حاصل ہے۔ آپ مسلسل دو مرتبہ بین الاقوامی عدالت انصاف (ہیگ) کے جج منتخب ہوئے۔ اور تیسری بار آپ نے اس عہدے سے خود معذرت کر دی اور بالآخر تمام دنیاوی مصروفیات کو ترک کر کے دین کے کاموں میں مصروف ہو گئے۔ آپ اعلیٰ کردار اور پاکیزہ خیالات کے مالک تھے۔ بہترین مقرر و مناظر تھے۔ عربی، فارسی، اُردو اور انگریزی کے ماہر اور بہترین مصنف تھے۔ آپ نے اسلام پر کئی ضخیم کتب تصنیف کیں۔ جن میں قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ اور دیباچہ بھی شامل ہیں۔

سر محمد ظفراللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات سے دُنیائے اسلام ایک پُرجوش اور بے لوث خدمت کرنے والے جری پہلوان سے اور سلسلہ عالیہ احمدیہ اپنے ایک مضبوط ستون سے محروم ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ آپ رضی اللہ عنہ کی روح کو تسکین عطا کرے، درجات کو بلند کرے اور ہمیں آپ رضی اللہ عنہ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ہم ہیں غمزدہ اراکین جماعت احمدیہ مدراس

جماعت احمدیہ کینندراپاڑہ (اڑیسہ)

ریڈیو ہندوستان دہلی کے ذریعہ یہ افسوسناک خبر سُنی گئی کہ حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب سابق چیف جسٹس عالمی عدالت انصاف یکم ستمبر ۱۹۸۵ء کی صبح لاہور (پاکستان) میں رحلت فرما گئے۔ یہ سانحۂ ارتحال اگرچہ ہماری قوت برداشت پر ازحد گراں ہے تاہم راضی برضاء الٰہی ہونے کے سوا کوئی چارہ بھی نہیں۔ لہٰذا اس موقعہ پر انتہائی صبر و ضبط سے کام لیتے ہوئے ہم افراد جماعت احمدیہ کینندراپاڑہ خدا اور اس کے محبوب رسول کے الفاظ میں یہی کہہ سکتے ہیں "انا للہ وانا الیہ راجعون" حضرت چودھری صاحب رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ غائب بعد جمعہ مؤرخہ ۶ ستمبر پڑھی گئی۔

ہم افراد جماعت احمدیہ کینندراپاڑہ اپنے انتہائی شفیق دلی ہمدرد اور قابل صد احترام حضرت چودھری ظفراللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ کے نہایت درجہ اندوہناک انتقال پُرملال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔ حضرت چوہدری صاحب رضی اللہ عنہ جماعت کے لئے ایک انتہائی قیمتی وجود تھے۔ آپ کے لطف و عنایات کا چشمہ فیض اپنوں اور بیگانوں ہر کس و ناکس کے لئے یکساں طور سے جاری رہا۔ آپ بے شمار اوصاف حمیدہ۔ اخلاق فاضلہ۔ زہد و تقویٰ۔ نیکی اور پاکیزگی کے زندہ نمونہ تھے۔ افسوس کہ اس سانحۂ ارتحال کے نتیجہ میں ہم ایک ہمہ گیر اور بے شمار خصوصیات کی حامل شخصیت کے وجود بابرکت سے محروم ہو گئے۔ آپ کی وفات سے جماعتی خلا کا پُر ہونا بعید از گمان ہے۔

ہم اپنے محزون اور غمگین دلوں سے اس سانحۂ ارتحال پر حضرت چودھری صاحب کی غمزدہ بیٹی اور جملہ لواحقین کی خدمت میں گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے دلی ہمدردی اور تعزیت پیش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے تمام پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ حضرت چوہدری صاحب رضی اللہ عنہ کی بے لوث قربانیاں اور جلیل القدر دیرینہ خدمات تاریخ احمدیت میں ہمیشہ نمایاں حیثیت کی حامل رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو اپنے قرب خاص میں جنت الفردوس کا بلند ترین مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

جماعت احمدیہ کینندراپاڑہ تعزیتی قرارداد کی نقل حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ارسال کرتے ہوئے درخواست کرتی ہے کہ ہماری دلی ہمدردی و تعزیت پیارے آقا سیدنا حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت چودھری صاحب رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اور دیگر لواحقین تک پہنچا کر ممنون و مشکور فرمائیں۔ نیز ایک نقل قرارداد تعزیت برائے اشاعت بدر قادیان ارسال کی جا رہی ہے۔

ہم ہیں غمزدہ اراکین جماعت احمدیہ کینندراپاڑہ

جماعت احمدیہ بنگلور

ہم جملہ ممبران جماعت احمدیہ بنگلور مؤرخہ ۶ ستمبر ۱۹۸۵ء بعد نماز جمعہ منعقد کئے گئے ہنگامی اجلاس کے ذریعہ سلسلہ احمدیہ کے مایۂ ناز بزرگ ہستی محترم حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات حسرت آیات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔

حضرت چوہدری صاحب رضی اللہ عنہ جیسی قابل اور نایاب ہستی کا جماعت سے اُٹھ جانا ایک عظیم نقصان ہے جس کی تلافی سوائے خدا تعالیٰ کے کوئی نہیں کر سکتا۔ اس طرح جماعت احمدیہ ایک بہت ہی بابرکت و مخلص وجود سے محروم ہو گئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت چودھری صاحب رضی اللہ عنہ کا وطن سیالکوٹ تھا جس نے صحابہ اور کئی جید علمائے دین کو جنم دیا تھا۔ آپ کے والد بزرگوار محترم چودھری نصراللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جاں نثار اور عزیز ہونے اور روح پرور دربار حاضر ہونے کا شرف حاصل تھا۔ اور آپ رضی اللہ عنہ "مسلمانوں کا لیڈر" حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کے

گہرے اور قلبی دوست تھے۔ حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب مرحوم کے کارناموں کو دیکھ کر یہ حقیقت سامنے آجاتی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قلبی دعاؤں اور حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی کی تربیت کا نتیجہ تھا کہ حضرت چوہدری صاحب رضی کو اس قدر عالمی شہرت حاصل ہوئی کہ آپ رضی عالم اسلام کے لیڈر مانے گئے۔

حضرت چوہدری صاحب رضی کو جہاں سلسلہ احمدیہ کی بیش بہا خدمات انجام دینے کی توفیق ملی وہاں عالم اسلام کو بیدار کرنے اور متفرق مسائل کو حل کرنے کی سعادت بھی ملی۔ آپ کی سب سے بڑی خوش بختی یہ تھی کہ اپنی ۹۲ سالہ عمر میں حضرت مسیح موعود ع کا مبارک و مسعود دَور اور چار خلفاء کا عہد سعادت آپ رض نے پایا۔ احمدیت کی ترقی اور "ایک سے ایک کروڑ" تک بڑھتی ہوئی جماعت کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ۔

حضرت چوہدری صاحب رض تقسیم ہند سے پہلے فیڈرل کورٹ آف انڈیا کے جج رہے اللہ تعالیٰ نے آپ کے مقام کو اس قدر بلند فرمایا کہ آپ عالمی عدالت کے صدر کے اعلیٰ عہدے پر بھی فائز رہے۔ آپ اپنے وطن پاکستان کی پہلی وزارت خارجہ کو نہایت احسن رنگ میں سنبھالا۔ الغرض حضرت چوہدری صاحب ایک کامل محب وطن شخص تھے۔ اور شمع احمدیت کے پروانہ تھے۔ عاشق محمود رض بھی تھے اور خلافت کے شیدا بھی۔ زندگی کے آخری سانس تک عہد وفاداری کو خوب نبھایا۔ آپ کے بے پایاں وجود سے احمدیت کو مغرب میں زیادہ تقویت حاصل ہوئی۔

حضرت چوہدری صاحب مرحوم کی اس اندوہناک وفات پر ہم جملہ اراکین شدید غم کا اظہار کرتے ہوئے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت چوہدری صاحب کو اپنے قرب خاص سے نوازے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود ع کے قدموں میں جگہ دے۔ نیز اعلیٰ علیین میں ہر لمحہ آپ رض کے درجات بلند فرمائے اور آپ کے بچوں اور لواحقین اور تمام جماعت کو اس صدمۂ عظیم کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ہم ہیں شریک غم

اراکین مجلس عاملہ اور افراد جماعت احمدیہ بنگلور

جماعت احمدیہ جڑچرلہ (آندھرا)

بڑے دکھ اور رنج کے ساتھ یہ روح فرسا خبر سنی گئی کہ حضرت سر محمد چوہدری ظفر اللہ خان صاحب اس جہانِ فانی سے جہانِ جاودانی کی طرف رحلت فرما گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ٥ اس طرح اُفقِ احمدیت پر روشنی افروز ستارہ ہمیشہ ہمیش کے لئے غروب ہو گیا۔ آج ہر نفس سوگوار اور ہر آنکھ اشکبار ہے کہ ایک بے بہا وجود ہم سے جدا ہو گیا۔ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔

آپ رض کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی ہونے کا شرف حاصل تھا۔ آپ رض نے چاروں خلفائے احمدیت کا زمانہ دیکھنے کی توفیق پائی۔ ہر دَور میں جانی، مالی، علمی اور قانونی لحاظ سے جو کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں، تاریخ احمدیت ہمیشہ ان کو زندہ رکھے گی۔ اور یہ تاریخ آئندہ نسلوں کے لئے مشعلِ راہ ہوگی۔ آپ نے اسلامی مملکتوں کے لئے جو قابلِ فخر خدمات انجام دیں قوموں کی تاریخ ان کو کبھی بھلا نہیں سکتی۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

اس قرارداد تعزیت کی ایک ایک کاپی آپ رض کے داماد اور دختر کی خدمت میں اور ایک کاپی محترم ناظر صاحب اعلیٰ اور ایڈیٹر صاحب بدر قادیان کی خدمت میں مرسل ہے۔

ہم ہیں افراد جماعت احمدیہ جڑچرلہ

مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد

حیدرآباد ۲ ستمبر۔ زیر صدارت احمدیہ مسلم مشن افضل گنج میں مولانا حمید الدین شمس کی زیر نگرانی عہدیداران مجلس خدام الاحمدیہ کی ایک خصوصی میٹنگ ہوئی جس میں سر محمد ظفر اللہ خان کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا اور ان کے اوصافِ حمیدہ بیان کئے گئے خاص طور پر عرب کاز کے لئے آپ نے اقوام متحدہ میں جو اہم خدمات انجام دیں۔ قرارداد میں کہا گیا کہ سر محمد ظفر اللہ خان نے بلا تفریق مذہب و ملت انسانیت کی بے لوث خدمت کی ہے۔ آپ کی خدمات جلیلہ کا سب کو اعتراف ہے۔ اس قرارداد کی ایک کاپی آپ کے داماد چودھری حمید اللہ خان لاہور اور آپ کی صاحبزادی کو روانہ کی گئی، اور دعائے مغفرت کی گئی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوارِ خاص میں جگہ دے۔ (آمین)

(روزنامہ سیاست حیدرآباد ۳ ستمبر ۱۹۸۵ء)

جماعت احمدیہ لائبیریا

نیشنل ایگزیکٹو کمیٹی لائبیریا تمام افراد جماعت احمدیہ لائبیریا کی طرف سے حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی المناک وفات جو یکم ستمبر ۱۹۸۵ء کو ہوئی، پر گہرے دکھ اور دلی صدمہ کا اظہار کرتی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ٥

حضرت چوہدری صاحب رض کی وفات سے نہ صرف جماعت احمدیہ ایک ناقابل تلافی نقصان سے دوچار ہوئی ہے بلکہ پاکستان بھی اپنے ایک نامور فرزند جلیل سے محروم ہو گیا ہے جس نے ۲۸ سال قبل پاکستان کی نوزائیدہ مملکت کو اکنافِ عالم میں متعارف کرایا۔ یہ حضرت چوہدری صاحب رض کی انتھک مساعی کا ہی نتیجہ تھا کہ بین الاقوامی سطح پر برِّ اعظم افریقہ اور ایشیا کے پسماندہ ممالک کی آزادی کی عظیم جدوجہد میں پاکستان پیش پیش رہا۔ آپ کا شمار بلاشبہ دنیا کے چوٹی کے قومی راہنماؤں اور سیاستدانوں میں ہوتا ہے۔ بین الاقوامی مسائل کو انتہائی غیر جانبداری اور صاف گوئی کے ساتھ حل کرنے کے لئے آپ نے جو کردار ادا کیا اُسے اقوام متحدہ انتہائی عزت اور احترام سے دیکھتی ہے۔ قانونی مہارت اور بین الاقوامی روابط میں گہرا تجربہ رکھنے کی وجہ سے آپ کی تقاریر نہایت توجہ اور دلچسپی سے سنی جاتی تھیں۔

بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح کو حضرت چوہدری صاحب رض کی صلاحیتوں پر پورا اعتماد تھا اور پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ کی حیثیت سے آپ کا تقرر اس اعتماد کا عملی ثبوت ہے۔ ...... آپ کو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں ایک لمبا عرصہ پاکستان کی نمائندگی کا اعزاز حاصل ہوا اور بالآخر اس اسمبلی کے ۱۷ ویں سیشن کے آپ صدر بھی منتخب کئے گئے۔

سنہ ۱۹۵۴ء میں آپ کو ایک اور اعزاز یہ حاصل ہوا کہ آپ بین الاقوامی عدالتِ انصاف کے جج منتخب کئے گئے اور مسلسل دو ٹرموں تک آپ نے یہ خدمت سرانجام دی۔ بالآخر سنہ ۱۹۷۳ء میں آپ اسی عدالت کے صدر کی حیثیت سے ریٹائر ہوئے۔ لائبیریا کے وزیر خارجہ جناب ٹی ارنیسٹ ایسٹ نے جو مارچ سنہ ۱۹۸۴ء میں یوم پاکستان کی قومی تقریب میں مہمان خصوصی تھے، سر ظفر اللہ خان رض کے اس دلیرانہ اقدام کو سراہا جو آپ نے بین الاقوامی عدالتِ انصاف میں نسل پرست افریقیوں کے خلاف اٹھایا۔

پاکیزگی و طہارت نفس اور نظام سلسلہ کے لئے غایت درجہ وفاداری کے باعث افراد جماعت احمدیہ کے دلوں میں آپ کا بے حد احترام پایا جاتا ہے۔ خلافتِ حقّہ کے ساتھ آپ کی دلی وابستگی اپنی مثال آپ تھی۔ یہ شرف بھی صرف اور صرف آپ کو حاصل ہوا کہ بیرونی ممالک میں متعدد مساجد احمدیہ کا سنگِ بنیاد رکھنے کے لئے آپ کو مدعو کیا گیا۔ اکنافِ عالم میں تبلیغ و اشاعتِ دین کا ایسا جو موقعہ بھی ملا آپ نے اسے رائیگاں نہیں جانے دیا۔ فی الحقیقت آپ دنیا بھر میں اسلام و احمدیت کے سفیر تھے۔

متعدد معرکہ آراء کتابوں کے مصنف ہونے کے ناطے آپ نے اپنے قلم کو بہترین رنگ میں استعمال کیا۔ اعلیٰ ترین دماغی صلاحیتیں اور دنیوی اعتبار سے وسیع اختیارات رکھنے کے باوجود کوئی بھی امر خلافت احمدیہ کے تئیں آپ کی دلی عقیدت اور وابستگی کو مضمحل نہ کر سکا۔

خدا کرے کہ آپ کا درخشندہ عملی نمونہ تمام افراد جماعت احمدیہ کے لئے روشنی کا بلند و بالا مینار ثابت ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کے تمام افرادِ خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

تصحیح :- بدر مجریہ ۹/۹/۸۵ء صفحہ ۹ کالم ۲ اوپر سے نویں سطر میں سہوِ کتابت سے لفظ "ملامت" کی بجائے "ملازمت" لکھا گیا ہے (۲) اسی مضمون کے آخر میں شبستان کا حوالہ درج کرتے ہوئے کاتب نے غلطی سے ۱۹۷۴ء کی بجائے ۱۹۸۴ء اور اس کے نیچے کے عنوان میں "چہار دیواری" کی بجائے "چہار دیوری" لکھ دیا ہے جس کے لئے ادارہ معذرت خواہ ہے۔ قارئین ہر سہ اغلاط کی درستی فرما لیں۔ (اسسٹنٹ ایڈیٹر بدر)

قسط سوم (آخری)

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کا وادیٔ کشمیر میں ورودِ مسعود

اور

مختلف جماعتوں کا تبلیغی و تربیتی دورہ!

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری رکن تبلیغی و تربیتی وفد

میتشواڑ

قریباً ½ ۱ بجے دوپہر محترم حضرت صاحبزادہ صاحب مع اراکینِ وفد میتشواڑ پہنچے۔ جہاں قیام و طعام کا انتظام صدر جماعت مکرم جلال الدین صاحب شاہ کے مکان پر کیا گیا تھا۔ موصوف کے بعض غیر احمدی رشتہ دار اور واقف کار تعلیمیافتہ غیر احمدی افراد تشریف لائے ہوئے تھے ان سے تبادلہ خیال کیا گیا اور مکرم مولوی غلام نبی صاحب مکرم مولوی عبد الرحیم صاحب دانی اور خاکسار نے احمدیوں اور غیر احمدیوں میں فرق اور بنیادی اختلافات پر تفصیل سے روشنی ڈالی جس کا بفضلہ تعالیٰ اچھا اثر رہا۔ رات کے کھانے سے فراغت کے بعد قریباً ۸ بجے شب صوفن نامن کے لئے روانگی عمل میں آئی۔

صوفن نامن

قریباً ۹ بجے شب صوفن نامن پہنچے محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے مع اراکینِ قافلہ مکرم مولوی احمد اللہ صاحب فاضل صدر جماعت شوپیاں کے مکان پر قیام فرمایا۔ رات گئے تک موصوف سے مختلف امور پر گفتگو ہوتی رہی حضرت صاحبزادہ صاحب اور محترم ملک صاحب سے۔ صبح ناشتے سے فارغ ہو کر حضرت صاحبزادہ صاحب مع اراکین وفد قریباً ½ ۱۱ بجے صبح صوفن نامن سے گاگرن پہنچے۔

گاگرن

گاگرن میں حضرت میاں صاحب مکرم ماسٹر محمد اسماعیل صاحب مرحوم کے مکان پر قیام فرما ہوئے۔ اور دوپہر کا کھانا تناول فرمانے کے بعد رشی نگر تشریف لے گئے۔

رشی نگر

مورخہ ۱۰ ستمبر کو محترم حضرت صاحبزادہ صاحب مع اراکینِ قافلہ ½ ۱ بجے بوقتِ ظہر رشی نگر ورود فرما ہوئے جہاں مکرم ولی محمد صاحب میر کے مکان پر قیام کا انتظام تھا۔ ظہر و عصر کی نمازیں مسجد احمدیہ رشی نگر میں ادا کرنے اور احباب جماعت سے ملاقات کے بعد محترم نے ولی محمد صاحب میر کے مکان پر مجلس عاملہ رشی نگر کی میٹنگ طلب فرمائی جس میں مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ انچارج کشمیر، مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم اور مکرم عبد الحمید صاحب ٹاک صدر صوبائی مشاورتی کمیٹی کشمیر بھی شریک ہوئے۔

رات کے کھانے کا انتظام مکرم میر عبد العزیز صاحب اور اگلے دن ۱۱ ستمبر کو ناشتے کا انتظام مکرم عبد السلام صاحب میر نے کیا تھا فجزاہم اللہ تعالیٰ۔ روانگی سے قبل محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے بعض مصیبت زدگان اور بیماروں کے گھروں پر تشریف لیجا کر دُعا کی۔ قریباً ½ ۱۰ بجے صبح رشی نگر سے روانگی عمل میں آئی۔

اسلام آباد

مکرم سید عبد الماجد صاحب پسر مکرم سید محمد یوسف شاہ صاحب سیفی مرحوم کی دعوت پر محترم حضرت صاحبزادہ صاحب مع اراکینِ وفد رشی نگر سے اسلام آباد تشریف لائے اور دوپہر کا کھانا مکرم سید صاحب کے گھر پر تناول فرمانے اور ظہر و عصر کی نمازوں کی ادائیگی کے بعد اندورہ تشریف لے گئے۔

اندورہ میں دو افراد کا قبولِ احمدیت

اُسی روز ½ ۴ بجے سہ پہر محترم حضرت صاحبزادہ صاحب اندورہ ورود فرما ہوئے اور مکرم راجہ محمد یعقوب صاحب کے مکان پر چائے نوش فرمانے کے بعد جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے۔ جماعت اندورہ کے احباب نے لب سڑک کھلی جگہ میں ایک تبلیغی جلسے کا اہتمام کر رکھا تھا جس میں شمولیت کے لئے احمدی احباب کے علاوہ بعض غیر احمدی دوست بھی جلسہ گاہ میں تشریف لائے ہوئے تھے۔

جلسہ کی کاروائی کا آغاز زیرِ صدارت محترم حضرت صاحبزادہ صاحب، مکرم سید امداد علی صاحب معلم وقف جدید کی اندورہ کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم طاہر احمد صاحب نے نظم پڑھی۔ بعدہ مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز نے وفاتِ مسیحؑ کے موضوع پر اور خاکسار نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر روشنی ڈالی۔

آخری تقریر محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے انچارج وقف جدید کی تھی۔ آپ نے بتایا کہ جماعت احمدیہ چونکہ ایک واجب الاطاعت امام کی قیادت میں تبلیغ اسلام میں مصروف ہے اس لئے ساری دُنیا اس کی مخالفت پر کمر بستہ ہے جبکہ دُنیا کے کروڑوں مسلمان کسی واجب الاطاعت امام کی قیادت سے محروم ہونے کے نتیجہ میں دینی اور دنیاوی لحاظ سے ذلت و رسوائی کا شکار ہیں۔

بعدہ مکرم مشتاق احمد صاحب نے نظم پڑھی آخر میں محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے اپنے صدارتی خطاب میں فرمایا کہ قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمیشہ انبیاء علیہم السلام اور ان کے جماعتوں کی مخالفت ہوتی رہی لیکن بالآخر انبیاء علیہم السلام اور ان کی جماعتیں ہی غالب آتی رہیں۔

آنمحترم نے فرمایا یہی سنت آج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند جلیل حضرت امام مہدی علیہ السلام اور آپ کی جماعت کے ساتھ دہرائی جا رہی ہے مخالفتیں بھی ہو رہی ہیں لیکن اس کے ساتھ بشارتیں بھی بہت ہیں۔ چنانچہ آج دُنیا کے ہر براعظم اور ہر ملک میں احمدیت پھیل چکی ہے۔

اندورہ کے غیر احمدی دوستوں کو توجہ دلاتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تاکیدی ارشاد کے مطابق حضرت امام مہدی علیہ السلام کے پیغام پر غور کریں اور اگر خود کوئی فیصلہ نہ کر سکیں تو صدقِ دل سے اللہ تعالیٰ کے حضور دُعائیں کریں کیونکہ وہی ہادیٔ مطلق ہے۔ آپ نے احباب جماعت کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک کی روشنی میں دعوت الی اللہ کے فریضہ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا۔ اب شرم و حجاب کو ترک کریں اور گھر گھر احمدیت کا پیغام پہنچائیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جلسہ کے اختتام پر مکرم سید امداد علی صاحب معلم وقف جدید کے زیر تبلیغ دو دوست بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے اللہ تعالیٰ ہر دو بھائیوں کو استقامت عطا فرمائے۔ آمین۔

بعد نماز مغرب و عشاء محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے سماۃ شفقت پروین صاحبہ بنت مکرم راجہ محمد ابراہیم خان صاحب صدر جماعت اندورہ کے نکاح کا اعلان فرمایا جو مکرم شوکت احمد خان صاحب ابن مکرم راجہ عبید الرحمن صاحب آف یاری پورہ کے ساتھ پانچ ہزار ایک سو ایک روپے حق مہر پر طے پایا تھا آیاتِ مسنونہ کی تلاوت کے بعد آنمحترم نے احباب جماعت کو تلقین فرمائی کہ انہیں ایسے مواقع پر وہی اسوۂ حسنہ پیشِ نظر رکھنا چاہیئے جو ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا۔ ایجاب و قبول کے بعد آپ نے رشتے کے بابرکت ہونے کے لئے دُعا فرمائی۔ خوشی کے اس موقع پر فریقین نے بطور شکرانہ -/۳۰ روپے امانت بدر میں ادا کئے فجزاہم اللہ تعالیٰ

رات کے کھانے اور قیام کا انتظام راجہ محمد ابراہیم صاحب صدر جماعت اندورہ اور راجہ محمد سمیع اللہ صاحب کے ہاں تھا اگلے دن صبح ناشتہ سے فارغ ہو کر محترم حضرت صاحبزادہ صاحب مع اراکینِ قافلہ اندورہ سے روانہ ہو کر واپس اسلام آباد تشریف لائے۔ اور دوپہر کے کھانے اور نماز ظہر و عصر سے فراغت کے بعد کوکرناگ تشریف لے گئے جہاں محترم سیدہ زہرہ جبیں صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کشمیر نے محترم حضرت صاحبزادہ صاحب اور محترمہ صاحبزادی امۃ الرؤوف صاحبہ سلمہا اور اراکینِ وفد کے لئے ایک دن کے قیام و طعام کا انتظام کیا تھا فجزاھا اللہ تعالیٰ

یاڑی پورہ

اگلے روز یعنی مورخہ ۱۳ ستمبر بروز جمعۃ المبارک کوکرناگ میں ناشتے سے فراغت کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ صاحب مع اراکینِ قافلہ ٹھیک ½ ۱ بجے یاری پورہ پہنچے جہاں مقامی احباب کے علاوہ آسنور ناصر آباد، چینک ایمرچہ، نونہ مئی، رشی نگر کاٹھ پورہ وغیرہ جماعتہائے احمدیہ کے

بعض احباب بھی استقبال کے لئے موجود تھے۔ احباب سے مصافحہ کرنے کے معاً بعد محترم صاحبزادہ صاحب نماز جمعہ کے لئے مسجد میں تشریف لے گئے۔ اور ایک بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرما کر نماز جمعہ پڑھائی۔ آنمحترم نے خطبہ میں احباب جماعت کو پاکستان میں حالیہ مخالفت کی تفاصیل بتاتے ہوئے فرمایا کہ ایسے نازک دور میں جبکہ ہر طرح کی مذہبی آزادی کو مفلوج کر کے جماعت کی تبلیغ پر پابندی لگائی گئی ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ ساری دنیا کے احمدیوں کو اپنی تبلیغی مساعی کو تیز تر کرنے کی طرف خاص توجہ دلا رہے ہیں۔ ہم سب کا فرض ہے کہ ہم حضور کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے دعوت الی اللہ کے کام میں پورے خلوص کے ساتھ لگ جائیں۔ آنمحترم نے اس حقیقت کی طرف بھی احباب جماعت کو متوجہ فرمایا کہ مخالفت کی انتہا ہمیشہ انتہائی ترقیات کی ابتدا کا وقت ہوتا ہے۔ خدا کے وعدے بہر حال پورے ہوں گے۔ لیکن ہمارا فرض ہے کہ حتی المقدور کوشش کرتے ہوئے پیار و محبت کے ساتھ لوگوں کے دلوں کو جیتنے کی کوشش کرتے رہیں۔

دوپہر کے کھانے اور محترم حضرت صاحبزادہ صاحب کے قیام کا انتظام مکرم عبدالحمید صاحب ٹاک صدر جماعت احمدیہ یاری پورہ کے ہاں تھا۔ جبکہ رات کے کھانے اور اراکین وفد کے قیام کا انتظام مکرم ڈاکٹر اعجاز احمد خان صاحب نے کیا تھا فجزاہم اللہ خیراً۔

چیک ایمرچھ

اسی روز شام چھ بجے محترم صاحبزادہ صاحب مع اراکین وفد چیک ایمرچھ تشریف لے گئے اور مکرم محمود احمد صاحب قریشی کے مکان پر چائے نوش فرمانے کے بعد مسجد احمدیہ تشریف لے گئے جہاں مسجد سے ملحقہ پلاٹ میں آپ کی زیر صدارت ایک تربیتی جلسہ کا اہتمام کیا گیا تھا۔ مکرم محمود احمد صاحب کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم خالد محمود صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم حکیم عبدالعلی صاحب معلم وقف جدید نے حضرت صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔ بعد ازاں محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے نے احباب جماعت کو بعض تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔ آخر میں محترم صاحبزادہ صاحب نے اپنے صدارتی خطاب میں احباب جماعت کو خاص طور پر خواتین کی تربیت کرنے اور مالی قربانیوں کی طرف توجہ دلائی۔

جلسہ کے اختتام پر آپ نے مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں اور واپس یاری پورہ تشریف لے آئے۔

نونہ میئی

اگلے روز یعنی ۱۴/ستمبر کو صبح ۸½ بجے حضرت صاحبزادہ صاحب مع اراکین وفد نونہ میئی تشریف لے گئے اور مکرم راجہ بشیر احمد صاحب صدر جماعت کے ہاں ناشتہ کیا اور واپس یاری پورہ تشریف لے آئے۔ نونہ میئی میں دو گھنٹہ قیام کے دوران آپ نے احباب جماعت سے مسجد کی تعمیر اور دیگر تربیتی و تبلیغی امور کے بارہ میں گفتگو فرمائی۔

صوبائی مجلس مشاورت

مورخہ ۱۴/ستمبر کو ۱۰½ بجے صبح سے ½۱ بجے دوپہر تک مسجد احمدیہ یاری پورہ میں زیر صدارت محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب صدر تبلیغی منصوبہ بند کمیشن برائے ہند، صوبہ کشمیر کی مجلس مشاورت منعقد ہوئی جس میں صوبائی مشاورتی کمیٹی و صوبائی منصوبہ بند تبلیغی کمیٹی کے ممبران کے علاوہ مبلغین و معلمین کرام صدر صاحبان کشمیر قائدین مجالس و زعماء انصار اللہ اور دیگر نمائندگان شریک ہوئے۔

تلاوت قرآن کریم اور اجتماعی دعا کے بعد سب سے پہلے حضرت صاحبزادہ صاحب نے نمائندگان کو "الامانۃ بالمجالس" کے تحت ایسی مجالس کے مشوروں اور آراء کے متعلق رازداری سے کام لینے اور حدیث نبوی "کلکم راع و کلکم مسؤل عن رعیتہ" کے مطابق ذمہ دار عہدیداران کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرنے اور اپنے عملی نمونہ کو قابل تقلید بنانے کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی اس کے بعد ایجنڈا کے مطابق بعض اہم تعلیمی، تربیتی، تبلیغی اور تنظیمی امور کے بارہ میں راہنمائی فرمائی بعض امور کے بارہ میں حاضرین سے آراء بھی لی گئیں۔ زیر بحث امور کے متعلق حضرت صاحبزادہ صاحب کی ہدایات کا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ تا کہ ہندوستان کی دوسری جماعتیں بھی ان سے راہنمائی حاصل کر سکیں۔

● جماعتوں میں رونما ہونے والے تنازعات کو سب سے پہلے مقامی طور پر سلجھے ہوئے صائب الرائے اور عملی نمونہ کے لحاظ سے اثر رکھنے والے احباب کے ذریعہ ابتداء ہی میں بلا تاخیر سلجھانے کی کوشش کی جانی چاہیئے۔ اور جو تنازعات مقامی طور پر حل نہ ہو سکیں اُن کو بھی صوبائی تنظیم یا پھر مرکز کے سامنے پیش کر کے جلد حل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ نیز ایسے مواقع پیکسوں اور مظلوموں کی انفرادی اور اجتماعی رنگ میں مدد کرنی چاہیئے اور زیادتی کرنے والوں کی بہر حال حوصلہ شکنی ہونی چاہیئے۔

● موجودہ عہدیداروں کی میعاد ۳۰/اپریل ۱۹۸۶ء کو ختم ہو رہی ہے۔ اور مارچ کے مہینے میں نئے انتخاب کروائے جائیں گے اس سے پہلے پہلے احباب جماعت کے ذمہ لازمی چندہ جات کے بقایا جات ہیں انہیں بے باق کرنے کی کوشش کی جائے تا کہ زیادہ سے زیادہ احباب ووٹ دینے کے قابل ہو سکیں۔ انتخابات کے متعلق کسی قسم کا اشارۃً یا صراحتاً پروپیگنڈا نہیں ہونا چاہیئے۔

● حکومتی الیکشن سے متعلق آنمحترم نے اصولی ہدایت فرمائی کہ جماعت احمدیہ کا بحیثیت جماعت سیاست سے براہ راست کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس لئے اس رنگ میں اس مرحلہ سے گزرنا چاہیئے کہ جماعت کا وقار برقرار رہے، امانت کو اس کے اہل کے سپرد کرنے کی تدبیر کی جائے اور کسی بھی رنگ میں جماعتی اتحاد کو نقصان نہ پہنچنے دیا جائے۔

● مالی قربانیوں کے معیار کو بلند کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آنمحترم نے فرمایا مجموعی طور پر ہندوستان کے مخیر احباب جماعت کی مالی قربانیوں کے معیار پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مطمئن نہیں ہیں۔ کشمیر کی جماعتوں کو خاص طور پر اس طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے کہ لازمی چندہ جات میں احباب جماعت کو باشرح کرنے کی کوشش کی جائے اور اس کے لئے سب سے پہلے مجلس عاملہ کے عہدیداروں اور ذمہ دار افراد کو باشرح ہونے کی ضرورت ہے۔ ہاں اگر کسی کو واقعی باشرح چندہ ادا کرنے کی توفیق نہ ہو تو وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں اپنی معذرت پیش کر کے استثنائی طور پر شرح کو کم کرنے کی درخواست کرے۔ لیکن اپنی آمد کو ہرگز نہ چھپائے۔

● شادی بیاہ کی تقریبات میں سادگی کو اختیار کیا جائے۔ مطالبات کی لعنت کو ترک کیا جائے۔ دعوتوں میں اسراف سے اجتناب کیا جائے۔ خصوصاً لڑکی والوں کی طرف سے کھانے کی عام دعوت کو کلیتاً ترک کر دینا چاہیئے۔ ایسے مواقع پر سب سے پہلے ذمہ دار احباب اور عہدیداران عاملہ کے عہدیداروں کو قابل تقلید نمونہ دکھانا چاہیئے۔

اسی تسلسل میں حضرت صاحبزادہ صاحب نے اس امر کی طرف بھی توجہ دلائی کہ مرکزی وفد کی ضیافت میں جماعتیں بے حد تکلف سے کام لے رہی ہیں جو پسندیدہ نہیں۔ مرکزی نمائندوں کا احترام اپنی جگہ ہے لیکن سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ جب خاص طور پر اپنے سفروں کے دوران سادگی کو ملحوظ رکھتے اور اس کی تلقین فرماتے ہیں تو پھر ہم سب کو بھی اسی نمونہ کو پیش نظر رکھنا چاہیئے۔

● لوکل فنڈ کے حسابات باقاعدہ رکھے جانے چاہئیں اور مرکزی انسپکٹر ان سے بھی چیک کروائے جانے چاہئیں۔

● حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے تازہ ترین ارشاد کے مطابق مبلغین کرام اور جماعتوں کو تعلیمی کلاسز کے اجراء کا اہتمام کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ خیال غلط ہے کہ قرآن کریم اور دینی تعلیم کی کلاسیں لگانا صرف معلمین کا کام ہے بلکہ مبلغین کو بھی اس بنیادی اور اہم کام کی طرف خاص توجہ دینی چاہیئے۔

● حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ذیلی تنظیموں کے علیحدہ علیحدہ لائحہ عمل مرتب فرما دیئے ہیں اس کے مطابق انہیں آزادانہ رنگ میں کام کرنے کا موقع دینا چاہیئے اور ان کی حوصلہ افزائی ہونی چاہیئے دوسری طرف ذیلی تنظیموں کے عہدیداروں کو بھی یہ امر مدنظر رکھنا ضروری ہے کہ امراء و صدر صاحبان پوری جماعت کے نگران ہوتے ہیں اسی لحاظ سے وہ ان کی مشوروں اور ہدایات کو بھی ملحوظ رکھنے کی کوشش کریں۔

● تبلیغی مساعی کو تیز تر کرنے کے لئے اساتذہ اور ڈاکٹروں کو بطور خاص وقف عارضی تحریک میں حصہ لینا چاہیئے۔ اس کام کو خدام الاحمدیہ اپنے زیر انتظام شروع کرے تو مناسب ہے۔ اجلاس کے اختتام پر مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ انچارج نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تازہ پیغام پڑھ کر سنایا (یہ پیغام بدر کے گزشتہ شمارہ میں دیا جا چکا ہے۔) اجتماعی دعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

بعد محترم حضرت صاحبزادہ صاحب مع اراکین وفد چیک ایمرچھ تشریف لے گئے جہاں مکرم راجہ الطاف احمد خان صاحب نے دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا تھا۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ۔

(باقی صفحہ ۱۳ پر)

پروگرام دورہ وفد نظارت بیت المال آمد قادیان

جماعت ہائے احمدیہ صوبہ جموں وکشمیر کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۱۲/۱۰/۸۵ سے مکرم چوہدری محمد اکبر صاحب ایم اے نائب ناظر بیت المال آمد اور مکرم مولوی سید نصیر الدین صاحب فاضل انسپکٹر بیت المال آمد درج ذیل پروگرام کے مطابق پڑتال حسابات وصولی چندہ جات کے علاوہ جملہ جماعتوں کے لازمی چندہ جات کا بجٹ برائے سال ۸۶-۱۹۸۵ء از سرِ نو تشخیص کروانے کے سلسلے میں دورہ کر رہے ہیں۔ لہٰذا جملہ عہدیداران جماعت و مبلغین و معلمین کرام سے مذکورہ وفد کے ساتھ کماحقہٗ تعاون کرنے کی درخواست ہے۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۱۲ ۱۰/۸۵	سری نگر	۹ ۱۱/۸۵	۱	۱۰ ۱۱/۸۵
جموں	۱۲ ۱۰/۸۵	۱	۱۳	اونہ گام	۱۰	۱	۱۱
بھدرواہ	۱۴	۲	۱۶	ترکسپورہ	۱۱	۱	۱۲
سرینگر	۱۷	۱	۱۸	ہیچہ مرگ لولاب	۱۲	۱	۱۳
یاری پاری نیگام	۱۸	۱	۱۹	سرینگر	۱۳	۴	۱۷
اسلام آباد	۱۹	۱	۲۰	جموں	۱۸	۱	۱۹
اندورہ	۲۰	۱	۲۱	پونچھ	۲۶	۱	۲۷
یاڑی پورہ	۲۱	۲	۲۳	درہ ڈلیاں			
چیک امرچھ نونہمی	۲۳	۱	۲۴	لونہ بانڈی	۲۷	۱	۲۸
ناصر آباد	۲۴	۳	۲۷	شیندرہ	۲۸	۱	۲۹
شورت	۲۷	۲	۲۹	سلواہ کورسابی			
آسنور	۲۹	۳	۲ ۱۱/	پٹھانہ تیر	۳۰	۲	۲ ۱۲/
کوریل	۲ ۱۱/	۱	۳	کالابن لوہارکہ	۲ ۱۲/	۲	۴
رشی نگر	۳	۳	۶	چارکوٹ	۴	۲	۶
ماندوجن	۶	۱	۷	بڈھاؤں	۶	۱	۷
صدر عنا ہامن گاگرن	۷	۱	۸	جموں	۸	۱	۹
مانلو سیٹھ واڑ	۸	۱	۹	قادیان	۹ ۱۲/۸۵	-	-

دورہ وادی کشمیر بقیہ صفحہ ۱۲ — یاڑی پورہ میں جلسہ عام :- اسی روز قریباً چار بجے سہ پہر پنچایت پارک یاڑی پورہ میں زیر صدارت محترم صاحبزادہ صاحب ایک جلسہ عام منعقد ہوا جس میں مقامی احمدی احباب کے علاوہ وادی کی جماعتوں کے نمائندگان اور متعدد غیر احمدی دوست بھی موجود تھے۔ مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور مبلغ سلسلہ کی تلاوت قرآن مجید اور عزیز اعجاز احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مبلغ انچارج کشمیر نے بزبان کشمیری احمدیوں اور غیر احمدیوں کے مابین بنیادی اختلافات کے موضوع پر۔ خاکسار اور مکرم مولوی عبدالبشیر صاحب ضیاء نے سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر تقاریر کیں۔ عزیز طارق احمد صاحب نے سورۂ رحمٰن کے ایک رکوع کی تلاوت کی اور مکرم غلام نبی صاحب ناظر نے کشمیری اور اردو زبان میں اپنا تازہ کلام پڑھ کر سنایا۔ آخر میں حضرت صاحبزادہ صاحب نے صدارتی خطاب میں حالیہ مخالفت کے دوران اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہماری تعداد بہت قلیل ہے۔ ہمارے وسائل محدود ہیں۔ ہمارا پریس بالکل کمزور ہے لیکن آج سعودی عرب جیسی حکومتیں جماعت کی مخالفت پر کمر بستہ ہیں مگر اللہ تعالیٰ کا یہ فضل ہو رہا ہے کہ دنیا بھر میں آج احمدیت کا چرچا ہو رہا ہے۔ جنیوا میں یونائیٹڈ نیشنز کے ادارہ انسانی حقوق اجلاس میں ہماری جماعت کا مسئلہ پیش ہوا اور اکثریت نے پاکستان میں ہونے والی مخالفت کی مذمت کی۔ اگر ہم اربوں روپے بھی خرچ کرتے تو اس قدر احمدیت کی تبلیغ اور شہرت نہ کر سکتے تھے۔ یہ مخالفتیں تو الٰہی جماعتوں کی ترقی کے لئے کھاد کا کام دیتی ہیں۔ اور حالیہ مخالفت بھی جماعت احمدیہ کی ترقی کے لئے کھاد کا کام کر رہی ہے۔ صدارتی خطاب کے بعد مکرم عبدالمجید صاحب ڈار صدر جماعت احمدیہ یاڑی پورہ نے حضرت صاحبزادہ صاحب اور جملہ حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اختتامی دعا کے ساتھ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

معاونین خاص ہفت روزہ بدر

بطور نمائندہ بدر خاکسار کے دورہ میں درج ذیل احباب و مستورات نے اخبار بدر کی بطور خاص مالی اعانت فرمائی ہے۔ قارئین سے ان سب کی پریشانیوں کے ازالہ دینی و دنیوی ترقیات پیش نظر نیک مقاصد میں حصول کامیابی اور جملہ اللہ تعالیٰ کی حفظ و امان میں رہنے کے لئے خصوصی دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار محمد عمر تیماپوری مبلغ سلسلہ

مکرم جہانگیر علی صاحب سورو (اڑیسہ)۔ میسرز غلام مہدی اینڈ برادرس بھدرک (اڑیسہ)۔ مکرم محمد یونس صاحب احمدی بھدرک۔ مکرم شیخ اسحاق صاحب بھدرک۔ مکرم سید غلام محمود صاحب بھدرک۔ مکرم صادق علی صاحب سورو (اڑیسہ)۔ مکرم شیخ حفیظ اللہ صاحب بھدرک۔ مکرم میر عبدالرحیم صاحب سونگڑہ (اڑیسہ)۔ مکرم شیخ البعث اشرالی صاحب کیرنگ (اڑیسہ)۔ مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ کیرنگ۔ مکرم نصرت جہاں بیگم صاحبہ کیرنگ۔ مکرمہ عائشہ سلطانہ صاحبہ نزیلی پٹنہ۔ مکرمہ والدہ صاحبہ سید داؤد احمد صاحب مظفرپور۔ مکرم محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ بھاگلپور۔ مکرم نسیم احمد صاحب قاسم پور علی گڑھ۔ مکرم منصور احمد صاحب پٹنہ۔ مکرم شمس عالم صاحب ایڈووکیٹ بھاگلپور۔ مکرمہ کشور جہاں صاحبہ پٹنہ۔ مکرم شمیم احمد صاحب برہ پورہ۔ محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ خانپور ملکی۔ مکرم احسان خان صاحب راوڑکیلا۔ مکرم شیخ شاہجہان صاحب سورو۔ مکرم علی داد صاحب سورو۔ مکرم محمد ایوب خان صاحب سورو۔ مکرم بدر الدین صاحب۔ مکرم شبیر علی صاحب سورو۔ مکرم شیخ عبدالحمید صاحب بھدرک۔ مکرم اسداللہ صاحب بھدرک۔ مکرم قمر الدین صاحب بھدرک۔ میسرز محمد شفیع برادرز کیرنگ۔ مکرم صلاح الدین عارف صاحب کٹک۔ مکرمہ سیدہ شاہدہ خاتون صاحبہ سونگڑہ۔ مکرم سید فضل منعم صاحب سونگڑہ۔ مکرمہ ساجدہ خاتون صاحبہ سونگڑہ۔ مکرم شیخ نعیم الدین صاحب کیرنگ۔ مکرم سلامت اللہ خان صاحب کیرنگ۔ مکرم شیخ ضمیر احمد صاحب کیرنگ۔ مکرم شیخ داروغہ صاحب موسلی بنی مائنز۔ مکرم شرافت احمد صاحب موسلی بنی مائنز۔ مکرم مظفر خان صاحب موسلی بنی مائنز۔ مکرم شیخ محمود علی صاحب برہ پورہ۔ مکرم سید عبدالمتین صاحب برہ پورہ۔ مکرم سجاد حسین صاحب برہ پورہ۔ مکرم شریف احمد صاحب راوڑکیلا۔ مکرم جمال محمد صاحب راوڑکیلا۔ مکرم ضیاء الحق صاحب راوڑکیلا۔ مکرم شیخ ظریف احمد صاحب راوڑکیلا۔ مکرم شیخ یاسین صاحب راوڑکیلا۔ مکرم سیف الرحمٰن صاحب راوڑکیلا۔ مکرم حمید خان صاحب راوڑکیلا۔ مکرم حیدر خان صاحب راوڑکیلا۔ مکرم شیخ بدر نائب احمد صاحب راوڑکیلا۔ مکرم حمید محمود صاحب راوڑکیلا۔ مکرم عبدالکریم صاحب راوڑکیلا۔ مکرم شیخ ہدایت اللہ صاحب سورو۔ مکرم مختار احمد صاحب سورو۔ مکرم عرفان علی صاحب سورو۔ مکرم سید محمد یونس صاحب سورو۔ مکرم امین الدین صاحب سورو۔ مکرم ربانی صاحب سورو۔ مکرم بابر خان صاحب سورو۔ مکرم قیصر الدین صاحب سورو۔ مکرم عبدالمنان صاحب سورو۔ مکرم عبدالجبار صاحب سورو۔ مکرم حاتم خان صاحب سورو۔ مکرم رفیق احمد صاحب بھدرک۔ مکرم تبارک احمد صاحب بھدرک۔ مکرمہ رحمت النساء صاحبہ بھدرک۔ مکرمہ زیب النساء ریحانہ۔ صالحہ بھدرک۔ مکرمہ کنیز فاطمہ صاحبہ بھدرک۔ مکرمہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ بھدرک۔ مکرمہ شاہدہ بیگم صاحبہ بھدرک۔ مکرم صلاح الدین صاحب بھدرک۔ مکرم شیخ محمد عمران صاحب بھدرک۔ مکرمہ طاہرہ بیگم صاحبہ بھدرک۔ مکرمہ مبارکہ بیگم صاحبہ بھدرک۔ مکرم صلاح الدین صاحب ٹیلر کٹک۔ مکرم مصلح الدین صاحب کٹک۔ مکرم بشارت احمد صاحب عد بیدار کٹک۔ مکرم شیخ عبدالقیوم صاحب کٹک۔ مکرم امیر الدین صاحب سونگڑہ۔ مکرم میر نصرت علی صاحب سونگڑہ۔ مکرم سید عطاء اللہ صاحب بھوبنیشور۔ مکرم لئیق احمد صاحب بھوبنیشور۔ مکرم سید عبدالسلام صاحب

← بعد نماز مغرب و عشاء مسجد میں محترم صاحبزادہ صاحب نے ایک نکاح پڑھا۔ دوپہر کو قافلہ مکرم غلام محمد صاحب ہون آف کاٹھپورہ کی دعوت پر اُن کے گھر تشریف لے گئے۔ دوسرے روز دوپہر کے کھانے کا مکرم میر منصور احمد صاحب نے اور رات کے کھانے کا میر غلام رسول صاحب نے انتظام کیا۔ اسی روز آپ نے مکرم ماجد ظہیر اللہ خان صاحب کے مکان پر تشریف لے جا کر ان کے والد محترم کی وفات پر تعزیت کی۔ مکرم راجہ عنایت اللہ صاحب کے مکان پر تشریف لے جا کر دعا فرمائی۔ مورخہ ۱۶/۹/۸۵ کو صبح کے ناشتے کا مکرم عبدالحمید صاحب ٹاک نے اور دوپہر کے کھانے کا انتظام مکرم محمد سلیم صاحب ناصر آف کھنہ بل نے کیا۔ مورخہ ۱۷ ستمبر کو محترم صاحبزادہ صاحب مع اہل قافلہ پہلگام تشریف لے گئے۔ اور مغرب سے پہلے کھنہ بل تشریف لائے۔ دوسرے روز واپس قادیان تشریف لے آئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا آٹھواں اور مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا ساتواں

سالانہ اجتماع

اور

انتخاب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی آگاہی و اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ کرم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان کے آٹھویں اور مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے ساتویں سالانہ اجتماع کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ نیز صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی درخواست پر حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اگلے دو سال یعنی ۱۹۸۵ء تا ۱۹۸۷ء کے لئے صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے انتخاب کی بھی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

حضور پُرنور کی منظوری کے مطابق ہمارا یہ سالانہ اجتماع مؤرخہ ۱۸ ، ۱۹ اور ۲۰ اکتوبر ۸۵ء بروز جمعہ۔ ہفتہ و اتوار کو منعقد ہوگا۔ اور انشاء اللہ اسی موقعہ پر بذریعہ شوریٰ صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا انتخاب بھی عمل میں آئے گا۔

قائدین کرام نہ صرف خود اس بابرکت روحانی اجتماع میں شریک ہوں بلکہ اپنی مجلس کے زیادہ سے زیادہ نمائندگان کو اجتماع میں بھجوانے کی کوشش کریں۔ واضح رہے کہ معیار انعام خصوصی کے مطابق سالانہ اجتماع میں ہر مجلس کی کم از کم دس فیصد نمائندگی ضروری ہے۔ اجتماع سے پہلے پہلے چندہ اجتماع کی صد فیصد فراہمی کی بھی کوشش کی جائے۔

★ــــ صدر مجلس کے انتخاب اور مجلس شوریٰ کے اراکینِ مجالس کی نمائندگی کے قواعد حسبِ ذیل ہیں۔ مجالس انہیں ملحوظ رکھتے ہوئے اپنے نمائندگان بھجوائیں۔

(۱) :ــــ صدر مجلس کا انتخاب مجلس شوریٰ کرے گی۔ (قاعدہ ۳۹)

(۲) :ــــ نمائندگانِ شوریٰ کا انتخاب مجلس کے خدام کی تعداد پر ہر بیس یا بیس کی کسر پر ایک نمائندہ کی صورت میں ہوگا۔ (قاعدہ ۵۱)

(۳) :ــــ صدر مجلس کے لئے یہ لازمی ہوگا کہ وہ مرکزی رہائش رکھتا ہو۔ (قاعدہ نمبر ۵۶ الف)

(۴) :ــــ صدر مجلس کے لئے صرف ایسے خدام کا نام پیش کیا جاسکے گا۔ جن کی مجلس میں رُکنیت کی معیاد قواعد کی رو سے صدارت کی معیاد سے قبل ختم نہ ہو۔ (قاعدہ نمبر ۵۶ ب)

(۵) :ــــ صدر کے انتخاب کے لئے مجلس شوریٰ کے اجلاس ہی میں نام پیش کئے جائیں گے۔ اور مجلس شوریٰ تین ناموں کا انتخاب کرے گی۔ اس طرح ہر نمائندے کو تین ووٹ دینے کا حق ہوگا۔ قاعدہ نمبر ۵۷ (اس کی مزید وضاحت موقع پر کر دی جائے گی۔ جملہ مجالس اپنی اپنی مجالس میں مشورہ کرکے تین نام تجویز کرکے نمائندگان کو بتا کر بھجوائیں۔

(۶) :ــــ منتخب شدہ نام حاصل کردہ ووٹوں کی تعداد کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں آخری فیصلہ و منظوری کے لئے پیش کئے جائیں گے۔ (قاعدہ نمبر ۵۸)

(۷) :ــــ صدر مجلس کا انتخاب دو سال کے لئے ہوگا۔ اور ان کے متواتر منتخب ہونے پر کوئی پابندی نہ ہوگی۔ (قاعدہ نمبر ۶۲)

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

منظوری صوبائی امیر

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم صدیق امیر علی صاحب آف موگرال کو صوبائی امیر کیرالہ سٹیٹ اور مکرم ڈاکٹر بی منصور احمد صاحب کی نائب امیر کی منظوری فرمائی ہے۔ حضور انور کا یہ ارشاد زیر فیصلہ نمبر ۲ـ۱۴ مورخہ ۸۵-۹-۱۰ صدر انجمن احمدیہ قادیان ریکارڈ ہوا۔ اللہ تعالیٰ بہتر رنگ میں خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان)

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

جملہ اراکین مجالس انصار اللہ بھارت کو اخبار بدر میں اعلانات کے ذریعہ مطلع کیا جاتا رہا ہے۔ کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اس سال ۱۶ ، ۱۷ اکتوبر ۱۹۸۵ء کی تاریخوں میں بروز بدھ و جمعرات قادیان میں مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع منعقد ہو رہا ہے۔

جملہ اراکین مجالس انصار اللہ بھارت و زعمائے کرام و ناظمین ضلع و ناظمین اعلیٰ سے درخواست ہے کہ ابھی سے اس روحانی اور علمی اجتماع میں شرکت کے لئے تیاری شروع کر دیں۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ اراکین و نمائندگان و زعمائے کرام "سالانہ اجتماع" میں شرکت فرما سکیں۔ کم از کم دو نمائندے ہر مجلس سے سالانہ اجتماع میں شامل ہونے ضروری امر ہے۔

★ــــ ناظمین اعلیٰ۔ ناظمین ضلع۔ زعمائے کرام کی سالانہ اجتماع میں شمولیت ضروری ہے۔

★ــــ جو دوست تقریری پروگرام میں حصہ لینا چاہیں اپنے ناموں سے اطلاع دیں۔ اور اس سے بھی مطلع کریں کہ وہ کس موضوع پر تقریر کرنا چاہتے ہیں۔

★ــــ ہر مجلس کے زعیم صاحب "سالانہ اجتماع" مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان میں شامل ہونے والوں کے ناموں سے جلد اطلاع دیں۔ تاکہ آنے والے مہمانوں کی فہرست تیار کی جائے۔ اور ان کے قیام و طعام کا انتظام کیا جائے۔

★ــــ دور دراز علاقوں سے تشریف لانے والے اراکین و نمائندگان مناسب وقت پہلے اپنی ریزرویشن کروالیں تاکہ سفر میں سہولت رہے۔ اور جن احباب کی قادیان سے واپسی پر امرتسر سے اپنے وطن تک ریزرویشن کرانی مقصود ہو اس سے بھی اطلاع دیں۔

★ــــ چونکہ سالانہ اجتماع کے مصارف کے لئے فنڈ کی فراہمی ضروری امر ہے۔ اس لئے زعمائے کرام جلد از جلد انصار بھائیوں سے "سالانہ اجتماع کا چندہ" وصول کرکے دفتر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان میں ارسال فرمائیں۔ اور دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے روحانی سالانہ اجتماع کو ہر جہت سے کامیاب و بابرکت فرمائے۔ آمین۔

نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ قادیان

ضروری اعلان

برائے

سالانہ اجتماع لجنات بھارت

لجنات اماء اللہ بھارت کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ مورخہ ۱۳ ، ۱۴ ، ۱۵ اکتوبر کو منعقد کئے جانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس لئے جملہ لجنات مقامی طور پر ان تاریخوں میں مقرر شدہ پروگرام کے تحت سالانہ اجتماع منعقد کریں۔ جو لجنات ایک دن اپنا پروگرام رکھیں وہ ان تینوں دنوں میں سے اپنا دن معین کریں۔ بعد اجتماع تفصیلی رپورٹ مرکز میں بھجوائیں۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

سالانہ اجتماع آل اڑیسہ لجنات اماء اللہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ بھارت کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس بار صوبائی اجتماع لجنہ اماء اللہ اڑیسہ کرڈاپلی میں ہونا قرار پایا ہے۔ اڑیسہ کی لجنات سے گزارش ہے کہ اس روحانی اجتماع میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت فرمائیں۔ تاریخ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

خاکسار ۔ بشیرہ باسط
صوبائی صدر لجنہ اماء اللہ اڑیسہ

أفضل الذكر لا إله إلا الله

(حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۳ ۷۰۰۰

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
RESI. 273903

CALCUTTA - 700073.

الخیر کلہ فی القرآن

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA

PHONE:- 279203

CARDBOARD BOX MFG. Co.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15 - PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072.

یارو! خودی سے باز بھی آؤ گے یا نہیں ، خو اپنی پاک صاف بناؤ گے یا نہیں!

بی۔ ایم الیکٹرو ورکس بمبئی

خاص طور پر ان اغراض کے لئے ہم سے رابطہ قائم کیجئے:-

• الیکٹریکل انجینئرس • لائسنس کنٹریکٹرس • الیکٹرک ورکنگ • موٹر وائنڈنگ

C-10 LAXMI GOBIND APART, J.B. ROAD, VERSOVA

FOUR BUNGALOWS, ANDHERI. (WEST)

574108
629589 } ٹیلیفون نمبر

BOMBAY - 58.

"میں وہی ہوں

جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا"

(فتح اسلام تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

امپیریل ہوٹل

نمبر ۵۰-۲-۱۸ فلک نما حیدرآباد ۲۵۳ ۵۰۰

"چیخ اُٹھیں گی ربکتیں

نفرتیں کسی سے نہیں"

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ ٹپسیا روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS,

2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 700039.

"AUTOCENTRE" - تار کا پتہ:-

23-5222
23-1652 } ٹیلیفون نمبرز

آٹو ٹریڈرز

۱۶ مینگو لین کلکتہ ۷۰۰۰۰۱

HM ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار HM

پرائیویٹ - ایمبیسڈر • بیڈفورڈ • ٹرکر

SKF بال اور رولر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر

ہر قسم کے ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے پرزہ جات دستیاب ہیں!

AUTO TRADERS,

16 - MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001.

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار، موٹر سائیکل، اسکوٹر کی خرید و فروخت اور

تبادلہ کے لئے آٹو ونگس سے رابطہ قائم کریں

آٹو ونگس

AUTOWINGS,

13 - SANTHOME HIGH ROAD,

MADRAS - 600004.

PHONE NO. { 75360.
14350.

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

PERFECT TRAVEL AIDS,
SHED NO. C-16.
INDUSTRIAL ESTATE
MADIKERI - 571201
PHONE:- { OFFICE. 800
RESI. 283

رحیم کاٹیج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES
17-A. RASOOL BUILDING.
MOHAMEDAN CROSS LANE
MADANPURA
BOMBAY - 8.

ریگزین - فوم - چمڑے - کینوس اور ٹیری میٹ سے تیار کردہ بہترین معیاری اور پائیدار سوٹ کیس۔ بریف کیس، اسکول بیگ - ایئر بیگ - ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ) ہینڈ پرس، منی پرس - پیڈ ورڈ

اور سیٹ کے مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز!!

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب:- احمدیہ مسلم مشن ۲۰۵ - نیو پارک سٹریٹ - کلکتہ ۷۰۰۰۱۷ فون نمبر ۴۳۴۷۱۷

ینصرک رجال نوحی الیہم من السماء

تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکردہ: کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس - سٹاکسٹ جیون ڈرلیسز - مدینہ میدان روڈ - بھدرک - ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائیٹر:- شیخ محمد یونس احمدی - فون نمبر 294

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو - ٹی وی - اُوشا پنکھے اور سلائی مشین کی سیل اینڈ سروس -

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ اُن کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے اُن کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔

(کشتی نوح)

MOOSA RAZA SAHEB & SONS
NO. 6, ALBERT VICTOR ROAD, FORT.
GRAM:- MOOSA RAZA
PHONE:- 605558
BANGALORE -2.

حیدر آباد میں

فون نمبر:- 42301

لیلینڈ موٹر گاڑیوں
کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز
مسعود احمد ریپئرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)
۲۸۷-۱-۱۶ سعید آباد - حیدر آباد - (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہفتم ص۱۲)

الائیڈ گلو پروڈکٹس
بہترین قسم کا گلو تیار کرنے والے

(پتہ)
نمبر ۲۴۰/۳/۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدر آباد ۲۷ (آندھرا پردیش)
فون نمبر:- ۴۲۹۱۶

"کسی عورت سے ٹھٹھا ہنسی مت کرو!"
(کشتی نوح)

AIR®
CALCUTTA - 15.

پیش کرتے ہیں:-
آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر پلاسٹک اور کینوس کے جوتے